سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت تورس، ویزہ اسٹیمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر
Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits and all Kind of Handicraft
Specialist in GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018,Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 266 Thursday 12 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition
جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۲۶۶) ۱۲؍فروری ۲۰۲۶ء بروز جمعرات قیمت:ایک روپیہ (صفحات:۴)

مودی کا ٹرمپ کے سامنے سرینڈر کرنا ہندوستانی ٹیکسٹائل کیلئے موت کا فرمان

ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ نے 140 کروڑ ہندوستانیوں کا مستقبل گروی رکھ دیا ہے، نوجوانوں کے روزگار داؤ پر، کسانوں کی فصل سمجھوتے کی میز پر اور توانائی سیکورٹی بیرون ملکی شرطوں پر ہے: راہل گاندھی

نئی دھلی (ایجنسی): لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج ایوانِ زیریں میں بجٹ سے متعلق اپنی آراء پیش کرنے کے دوران مودی حکومت پر سخت ترین حملے کیے۔ انھوں نے اپنی تقریر میں ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ، اپیسٹین فائل اور ہندوستانی نوجوانوں کی بے روزگاری سمیت کئی اہم مسائل سامنے رکھے۔لوک سبھا میں کی گئی ایک تقریر کی ویڈیو راہل گاندھی نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ امریکہ کے ساتھ بنگلہ دیش نے نفع بخش تجارتی معاہدہ کیا ہے، جبکہ ہندوستان کو خسارہ ہی خسارہ ہے۔

راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا ہے کہ ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ کا منفی اثر ٹیکسٹائل سیکٹر پر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''ٹیکسٹائل کی ریس میں ہندوستان 18 فیصد ٹیرف کی بیڑیوں میں دوڑے گا اور بنگلہ دیش 0 فیصد کے کھلے میدان میں۔'' انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''وزیر اعظم (مودی) کا ٹرمپ کی شرائط کے سامنے سرینڈر کا اعلان، ہندوستانی ٹیکسٹائل کے لیے موت کا فرمان ہے۔ کیا ہم ریس شروع ہونے سے پہلے ہی پیچھے نہیں چھوٹ رہے؟''

راہل گاندھی نے اس سے قبل بھی 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی تھی، جو آج لوک سبھا میں مکمل تقریر پر مبنی ہے۔ اس ویڈیو کے ساتھ انھوں نے لکھا ہے کہ ''ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ نے 140 کروڑ ہندوستانیوں کا مستقبل گروی رکھ دیا ہے۔ نوجوانوں کے روزگار داؤ پر، کسانوں کی فصل سمجھوتے کی میز پر، اور توانائی سیکورٹی بیرون ملکی شرطوں پر!'' اس معاہدہ کو راہل گاندھی نے شدید دباؤ کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''کوئی وزیر اعظم بغیر بھاری دباؤ کے ایسے گھٹنے نہیں ٹیکتا۔ ہندوستان سمجھتا ہے... یہ معاہدہ برابری کا نہیں، مجبوری کا ہے۔'' اس پوسٹ میں راہل گاندھی نے 'اپیسٹین فائلز' کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اپیسٹین فائلز سے ہویا اڈانی کیس سے، مودی جی نے اپنا اقتدار بچانے کی قیمت قومی مفادات سے ادا کی ہے۔''

کانگریس نے بھی اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر راہل گاندھی کی تقریر کا ایک چھوٹا سا حصہ بشکل ویڈیو جاری کیا ہے۔ اس ویڈیو کے ساتھ جو ٹیکسٹ اپوزیشن پارٹی نے درج کیا ہے، اس میں بھی 'اپیسٹین فائلز' کا ذکر خاص طور سے موجود ہے۔ پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ ''جب مارشل آرٹ میں چوک لگاتے ہیں، تو چوک ہو رہے آدمی کی آنکھ میں ڈر نظر آتا ہے۔ اسی طرح یہاں نریندر مودی کی آنکھ میں ڈر نظر آتا ہے۔ وہ آنکھ میں آنکھ نہیں ملا پاتے ہیں۔ اپیسٹین کیس میں 3 ملین فائلیں ابھی آنی باقی ہیں۔'' راہل گاندھی 'اپیسٹین فائلز' کا حوالہ دے کر مودی حکومت پر گزشتہ کچھ دنوں سے مستقل حملہ آور دکھائی دے رہے ہیں۔ آج انھوں نے لوک سبھا میں اسے خاص طور سے اپنی تقریر کا حصہ بنایا، جس پر برسر اقتدار طبقہ کے لیڈران کئی بار اعتراض ظاہر کرتے ہوئے بھی دکھائی دیے۔

'وندے ماترم' تمام سرکاری تقریبات کے لیے لازمی

نئی دھلی (ایجنسی): مرکزی حکومت نے قومی گیت 'وندے ماترم' کے متعلق نئی گائیڈ لائن جاری کی ہیں۔ ایسے میں اب قومی ترانہ 'جن گن من' سے پہلے قومی گیت 'وندے ماترم' بجے گا۔ وزارت داخلہ کی جانب سے جاری ہدایات کے مطابق حکومت نے سرکاری تقریبات کے مواقع پر 'وندے ماترم' کے 6 بند والے ورژن کو بجانے یا گانے کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس کا کل دورانیہ 3 منٹ 10 سیکنڈ کا ہوگا۔ نئی گائیڈ لائن کے مطابق یہ قومی پرچم لہرانے، تقریبات میں صدر جمہوریہ کی آمد، ان کی تقاریر یا ملک کے نام خطاب سے قبل یا بعد میں لازمی طور پر نافذ کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ سرکاری تقریبات، سرکاری اسکولوں میں ہونے والی تقریبات یا دیگر رسمی پروگراموں میں 'وندے ماترم' بجایا یا گایا جائے گا۔ گائیڈ لائن کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ جب بھی کسی تقریب میں وندے ماترم اور قومی ترانہ دونوں ہوں تو پہلے قومی گیت گایا جائے گا اور اس کے بعد قومی ترانہ۔ گائیڈ لائن میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس دوران سب کا احترام میں کھڑا ہونا ضروری ہوگا۔ ساتھ ہی وزارت داخلہ نے تعلیمی اداروں سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ روزانہ اسکول میں 'پرارتھنا' یا ضروری تعلیمی پروگرام میں 'وندے ماترم' گیت کو فروغ دیں۔ حالانکہ نئی گائیڈ لائن میں سینما ہال کو اس سے دور رکھا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ فلم شروع ہونے سے قبل سینما گھروں میں 'وندے ماترم' بجانا اور کھڑا رہنا ضروری نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ وزارت داخلہ قومی گیت کے پروٹوکول کو قومی ترانے کے قریب لانے کے امکان کا بھی جائزہ لے رہی ہے، جس میں کھڑے ہونے اور احترام کے دیگر اشاروں سے متعلق توقعات بھی شامل ہیں۔ تاہم اس سلسلے میں اب تک کوئی حتمی آئینی ترمیم یا قانونی التزام متعارف نہیں کروایا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ قومی گیت 'وندے ماترم' کو بنکم چندر چٹرجی نے 7 نومبر 1875 کو اکشے نومی کے موقع پر لکھا تھا۔

کینیڈا: اسکول میں فائرنگ، 9 افراد ہلاک، 25 زخمی

اوباٹہ (ایجنسی): کینیڈا کے صوبے برٹش کولمبیا کے علاقے ٹمبلرج میں واقع ٹمبلرج سیکنڈری اسکول میں فائرنگ کے ایک افسوسناک واقعے میں کم از کم 9 افراد ہلاک اور 25 دیگر زخمی ہو گئے۔ اس واقعے نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور مقامی آبادی میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ رائل کینیڈین ماؤنٹڈ پولیس کے مطابق مقامی وقت کے مطابق دوپہر تقریباً 1 بج کر 20 منٹ پر اسکول میں فائرنگ کی اطلاع موصول ہوئی، جس کے فوراً بعد پولیس اور ہنگامی خدمات کے ادارے موقع پر پہنچ گئے۔ ابتدائی کارروائی کے دوران پولیس اہلکاروں نے اسکول میں داخل ہو کر خطرے کی تلاش کی اور متعدد متاثرین کو پایا۔ ایک شخص، جسے حملہ آور قرار دیا جا رہا ہے، موقع پر مردہ حالت میں ملا اور بظاہر اس کی موت خود کو پہنچائی گئی چوٹ کے باعث ہوئی۔ پولیس کے بیان کے مطابق اسکول کے اندر 6 مزید افراد مردہ پائے گئے جبکہ ایک زخمی راستے میں دم توڑ گیا۔ دو شدید زخمیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ تقریباً 25 دیگر افراد کو مقامی طبی مراکز میں طبی معائنہ اور علاج فراہم کیا جا رہا ہے، جن کی چوٹیں جان لیوا نہیں ہیں۔ رائل کینیڈین ماؤنٹڈ پولیس نے یہ بھی بتایا کہ واقعے سے منسلک ایک دوسرے مقام کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں ایک رہائشی مکان سے دو مزید افراد کی لاشیں ملی ہیں۔ اس پہلو کی بھی تفتیش جاری ہے کہ آیا اس حملے میں کوئی اور شخص ملوث تھا یا نہیں! پولیس کے مطابق اسکول کے تمام طلبہ اور عملے کو بحفاظت نکال لیا گیا ہے۔ حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر کان نہ دھریں اور صرف سرکاری ذرائع سے جاری کردہ معلومات پر اعتماد کریں۔ واقعے کی مکمل تحقیقات جاری ہیں اور مزید تفصیلات سامنے آنے کا انتظار ہے۔

رام مندر حملہ سازش کے ملزم عبدالرحمٰن کی لاش اجودھیا پہنچی، والد کا جیل میں قتل کا الزام

اجودھیا (ایجنسی): رام مندر حملے کی سازش کے ملزم عبدالرحمان کا خاندان بدھ کی صبح ان کی لاش لے کر ایودھیا میں ان کے گھر پہنچا۔ تدفین کے وقت گھر کو سخت حفاظتی حصار میں رکھا گیا تھا۔ عبدالرحمٰن کے والد نے الزام لگایا ہے کہ ان کے بیٹے کو جیل میں قتل کیا گیا۔ انہوں نے حکومت سے غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ عبدالرحمٰن ایودھیا کے عنایت نگر تھانہ علاقے کے مجنائی گاؤں کا رہنے والا تھا۔ ان کے والد ابوبکر کے مطابق ان کا بیٹا فرید آباد کی نیمکا جیل میں بند تھا۔ اتوار کو، تقریباً 10:30 بجے، ایک قیدی نے اس پر پتھر جیسی تیز دھار چیز سے حملہ کیا، جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا۔ اس کے بعد اسے اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ والد نے بتایا کہ عبدالرحمٰن کی ضمانت قریب ہے۔ وہ چند روز قبل اپنے بیٹے سے ملنے کے بعد گھر واپس آیا تھا۔ بیٹے نے بتایا تھا کہ سب ٹھیک ہے۔ ان کی موت کی اطلاع پیر کو دی گئی۔ والد نے بتایا کہ رات 10:30 بجے بیرک میں اس کا ایک اور قیدی سے جھگڑا ہوا، جو تیزی سے پرتشدد جھگڑے کی شکل اختیار کر گیا۔ والد کا الزام ہے کہ ساتھی قیدی ارون چودھری نے ان کے بیٹے پر حملہ کیا۔ متوفی عبدالرحمٰن اصل میں ایودھیا ضلع کے ملکی پور علاقے کا رہنے والا تھا۔ اسے مارچ 2025 میں فرید آباد کے پالی علاقے سے گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ گرفتاری گجرات اے ٹی ایس اور ہریانہ ایس ٹی ایف کی مشترکہ کارروائی میں کی گئی۔ تفتیشی ایجنسیوں نے بتایا کہ عبدالرحمٰن ایودھیا میں رام مندر پر حملے کی سازش میں ملوث تھا۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ اس کے پاس سے دستی بم سمیت دھماکہ خیز مواد برآمد ہوا۔

بھارت پاکستان کی لڑائی ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی تھی، دس طیارے پہلے ہی گرائے جا چکے تھے: ٹرمپ

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر گذشتہ سال بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ کو ٹیرف کے ذریعے روکنے کا دعویٰ کیا جو ان کے بقول ایٹمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی تھی۔ ٹرمپ نے منگل کو فاکس بزنس کے ساتھ ایک انٹرویو میں کہا کہ "میں نے آٹھ جنگیں روکیں۔ آٹھ جنگوں میں سے کم از کم چھ ٹیرف کی وجہ سے روکی گئیں۔ دوسرے لفظوں میں میں نے کہا، اگر آپ جنگ کو نہیں روکتے ہیں، تو میں آپ پر ٹیرف لگاؤں گا، کیونکہ میں لوگوں کو ہلاک ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا۔" ٹرمپ نے منگل کو فاکس بزنس کے ساتھ ایک انٹرویو میں یہ بات کہی۔ "میں نے کہا، آپ پر محصولات عائد کیے جائیں گے، بھارت اور پاکستان کی مثال لے لیجیے، میری رائے میں یہ جوہری جنگ ہوتی، وہ واقعی اس طرف جا رہے تھے؛ 10 طیارے گرائے جا چکے تھے، وہ اس (جوہری جنگ) طرف جا رہے تھے۔" ٹرمپ نے کہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے وزیر اعظم نے کہا کہ صدر ٹرمپ نے جنگ رکوا کر کم از کم 10 ملین جانیں بچائیں۔ کیونکہ وہ میری رائے میں جوہری جنگ کی طرف بڑھنے والے تھے۔ ٹیرف کے بغیر ایسا نہیں ہوتا۔" ٹرمپ نے گذشتہ سال 10 مئی سے اب تک 80 سے زائد مرتبہ پاک بھارت جنگ کو روکنے کا سہرا اپنے سر لیا ہے۔ واضح رہے کہ اس بھارت پاکستان کے بیچ جنگ بندی کا اعلان سب سے پہلے امریکی صدر ٹرمپ نے ہی کیا تھا۔

یوگی حکومت نے پیش کیا 9,12,696 کروڑ روپے کا بجٹ

انتخابات سے قبل دیہی ووٹروں کو خوش کرنے کی کوشش، زیرا علیٰ دیہی روزگار اسکیم کے تحت سال 27-2026 میں 800 نئی یونٹس قائم کرنے کا اعلان

لکھنؤ (ایجنسی): ملک میں عام بجٹ 2026 پیش ہونے کے بعد آج سب کی نظریں 25 کروڑ کی آبادی والے صوبہ اتر پردیش پر لگی ہوئی ہیں۔ بدھ کے روز صبح تقریباً 11 بجے یوگی حکومت کے وزیر خزانہ سریش کھنہ نے یوپی اسمبلی میں اب تک کا سب سے بڑا 9,12,696 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا۔ اس دوران انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہماری سابقہ اور موجودہ دونوں حکومتوں کے دور میں ریاست کے سبھی علاقوں میں ترقی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ایس ڈی جی انڈیا انڈیکس میں اتر پردیش کی درجہ بندی بہتر ہو کر 2024-2023 میں 18 ویں نمبر پر آ گئی ہے۔ اپنے بجٹ خطاب میں وزیر خزانہ نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش ہندوستان کا سب سے بڑا موبائل فون مینوفیکچرنگ کا مرکز بن گیا ہے۔ ملک کی کل موبائل فون مینوفیکچرنگ کی 65 فیصد پیداوار ریاست میں ہوتی ہے۔ بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ سریش کمار کھنہ نے اہم شعبوں کے لیے مختص رقم کا خاکہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال کے لیے رقم الاٹمنٹ بالترتیب کل بجٹ کا 4.12 اور 6 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ زراعت اور متعلقہ خدمات کے لیے مختص رقم کل بجٹ کا 9 فیصد ہے۔

اپنی بجٹ تقریر میں وزیر خزانہ نے کہا کہ وزیر اعظم کی رہنمائی اور وزیر اعلیٰ کی قیادت میں ریاست میں جدید ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش مستقبل قریب میں ملک کا آئی ٹی ہب بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے دیہی روزگار کو فروغ دینے کے لیے کھادی اور دیہی صنعتی سیکٹر میں بڑے التزامات کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیہی روزگار اسکیم کے تحت سال 27-2026 میں 800 نئی یونٹس قائم کی جائیں گی۔ اس کے لیے 40 کروڑ کے بینک قرض کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس سے 16,000 لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کا ہدف ہے۔ اس کے علاوہ پنڈت دین دیال ونیج انڈسٹریز ایمپلائمنٹ اسکیم کے تحت دیہی اکائیوں کو بینک قرض پر سود سبسڈی فراہم کرنے کے لیے 10 کروڑ روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ گورکھپور کے کھجنی واقع مبل پروڈکشن سینٹر کو جدید بنانے کے لیے 50.7 کروڑ روپے کی ایک نئی اسکیم متعارف کرائی گئی ہے۔ مانی کلا کے روایتی کاریگروں کی بہبود کے لئے 'مانی کلا انٹیگریٹڈ ڈیولپمنٹ پروگرام' کے لیے 13 کروڑ روپے کا بندوبست کیا گیا ہے۔

اسی طرح بجٹ میں کونسل اسکول کے اساتذہ اور کنٹریکٹ ملازمین کے لیے کیش لیس طبی دیکھ بھال کے لیے ایک نئی اسکیم شروع کی گئی ہے جس کے لئے 358 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یوگی حکومت کے ان اعلانات پر سیاسی تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ اس طرح کے اعلانات پنچایتی انتخابات سے عین قبل کیے گئے ہیں۔ حکومت کا مقصد دیہی ووٹروں کو راغب کرنا اور یہ ظاہر کرنا ہے کہ بی جے پی دیہی ترقی کے لیے سنجیدہ ہے۔

اتر پردیش میں پنچایتی انتخابات اپریل اور جولائی 2026 کے درمیان ہونے والے ہیں۔ یہ انتخابات دیہی علاقوں میں انتہائی اہم مانے جاتے ہیں کیونکہ اس سے گاؤوں کی حکومت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ چنانچہ آج پیش کیے گئے یوپی بجٹ 27-2026 میں حکومت نے دیہی ترقی اور پنچایتوں کو کسی حد تک خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یوگی حکومت کی جانب سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ بجٹ میں پنچایتوں کی ترقی کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ پنچایتوں کے لیے 32 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پنچایت عمارتوں کی تعمیر اور بہتری کے لیے 100 کروڑ روپے الگ سے مختص کیے گئے ہیں۔

دوسہ میں خوفناک سڑک حادثہ: تیز رفتار کار ڈیوائیڈر سے ٹکرانے کے بعد ٹریلر سے ٹکرائی، پانچ افراد ہلاک

دوسہ / راجستھان (ایجنسی): دوسہ ضلع کے نیشنل ہائی وے 21 پر منگل کی رات دیر گئے ایک خوفناک سڑک حادثے میں ایک کار میں سوار پانچ افراد کی المناک موت ہوگئی اور ایک نوجوان شدید زخمی ہو گیا۔ حادثہ سکندرا تھانہ علاقے کے کیلی گاؤں کے قریب پیش آیا، جہاں تیز رفتار کار بے قابو ہو کر ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی اور دوسری مخالف لین میں اچھل گئی اور اسی دوران کار سامنے سے آنے والے ٹریلر سے ٹکرا گئی جس کی وجہ سے گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اس میں سوار لوگ بری طرح پھنس گئے۔ حادثے سے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ پولیس اور راہگیروں نے کار میں پھنسے نوجوانوں کو نکالنے کی جدوجہد کی۔ زیادہ تر نوجوانوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جب کہ ایک کو تشویشناک حالت میں جے پور ریفر کیا گیا، جہاں علاج کے دوران اس کی بھی موت ہوگئی۔ گاؤں میں ماتم ہے اور ہر طرف چیخ و پکار کی آوازیں گونج رہی ہیں۔ پولیس کے مطابق کار میں سوار تمام افراد کالا کھوگاؤں کے رہنے والے تھے اور شادی کی تقریب سے واپس آ رہے تھے۔ تصادم اس قدر شدید تھا کہ چار افراد موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جب کہ ایک بعد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ دوسا ضلع اسپتال کے معالج ڈاکٹر نوند مینا نے بتایا کہ دو زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے اسپتال لایا گیا تھا۔ ان میں سے نوین نامی نوجوان شدید طور پر زخمی ہو گیا تھا اور اسے جے پور ریفر کر دیا گیا تھا، جب کہ دوسرے نے علاج کے دوران زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ مرنے والوں کی شناخت لوکیش ولد گوردھن یوگی، دل خوش ولد بنواری لال یوگی، منیش ولد ہری موہن یوگی، انکت ولد لال رام بیرا اور سے سنگھ ولد رام سنگھ یوگی کے طور پر کی گئی ہے، سبھی کالکھوگاؤں کے رہنے والے ہیں۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے مختلف اسپتالوں کے مردہ خانے میں رکھا گیا ہے۔ چار لاشیں سکندرا اسپتال، ایک جے پور اور ایک کو دوسہ ڈسٹرکٹ اسپتال بھیج دیا گیا۔ اطلاع ملنے پر تھانہ سکندرہ اور ریسکیو ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ تباہ شدہ کار میں پھنسی لاشوں کو نکالنے میں کافی محنت کرنا پڑی۔ حادثے کی خبر مرنے والوں کے اہل خانہ تک پہنچتے ہی گاؤں کالا کھو میں غم کی لہر دوڑ گئی اور اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے حادثے کی وجوہات کی جانچ شروع کر دی ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ تیز رفتاری اور کنٹرول کھونا حادثے کی بنیادی وجوہات ہیں۔

منی پور میں پھر تشدد، گولی باری اور آگ زنی کے بعد مزید دو اضلاع میں کرفیو، انٹرنیٹ خدمات معطل

امپھال (ایجنسی): منی پور میں ایک بار پھر تشدد بھڑکنے کے بعد ریاستی حکومت نے منگل کے روز اکھرول ضلع سے متصل دو پہاڑی اضلاع کانگ پوکپی اور کاجونگ میں انٹرنیٹ خدمات معطل کر دیں۔ پولیس افسران نے بتایا کہ اکھرول ضلع کے لٹن سریکھونگ گاؤں میں تازہ گولی باری اور آگ زنی کی وارداتیں سامنے آئی ہیں۔ یہ وارداتیں اس وقت ہوئیں جب دو تانگخول ناگا تنظیموں نے اکھرول اور پڑوسی کاجونگ اضلاع میں کُکی لوگوں کی آمد و رفت پر پابندی لگا دی۔ پولیس افسر کے مطابق کچھ مسلح افراد نے لٹن سریکھونگ گاؤں میں 8 سے زائد مکانات (زیادہ تر خالی) کو آگ کے حوالے کر دیا اور کئی راؤنڈ فائرنگ کی۔ گزشتہ 48 گھنٹوں میں گاؤں میں 30 سے زیادہ مکانات اور دیگر املاک جل کر راکھ ہو چکی ہیں۔ یہ تشدد مبینہ طور پر اس وقت شروع ہوا جب کُکی برادری کے لوگوں نے تانگخول ناگا برادری کے ایک رکن پر حملہ کیا۔

واضح رہے کہ منگل کے روز جاری نوٹیفکیشن میں کمشنر کم سیکرٹری (ہوم) این اشوک کمار نے کہا کہ امن و امان کی موجودہ صورتحال اور انٹرنیٹ خدمات کے غلط استعمال کے امکانات کے پیش نظر تمام انٹرنیٹ اور ڈیٹا خدمات بشمول براڈ بینڈ، وی پی این اور وی ایس اے ٹی کو عارضی طور پر معطل/محدود کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کاجونگ ضلع۔ پولیس افسر نے بتایا کہ پہاڑی علاقوں میں حالات بدستور کشیدہ ہیں۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے حساس علاقوں میں مرکزی نیم فوجی دستوں سمیت اضافی سیکورٹی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔ اس دوران ایک دیگر نوٹیفکیشن میں محکمہ داخلہ نے کہا کہ اکھرول ضلع میں امن و امان کی غیر مستحکم صورتحال کے پیش نظر اس بات کا خدشہ ہے کہ سماج دشمن عناصر سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز تصاویر، پوسٹس اور ویڈیوز پھیلا سکتے ہیں جس سے حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ اسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اکھرول ضلع میں بھی 5 دنوں کے لیے انٹرنیٹ اور ڈیٹا سروسز کو معطل کر دیا گیا ہے۔

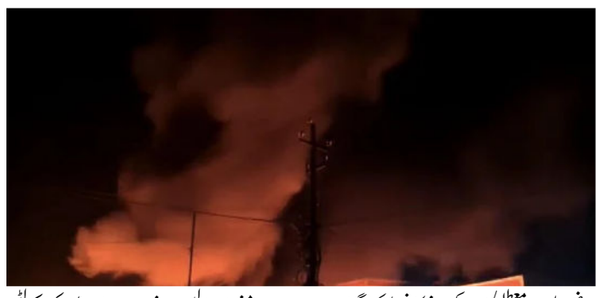

کانگریس لیجسلیچر پارٹی کے لیڈر کیشم میگھ چندر سنگھ نے ایک بیان میں کہا کہ اکھرول ضلع کے لٹن گاؤں میں دو برادریوں کے درمیان تازہ ترین تشدد انتہائی تشویشناک ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک ایسے وقت میں جب امن اور باہمی افہام و تفہیم کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، ایسے واقعات معاشرے کو خوف اور غیر یقینی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ میگھچندر سنگھ نے کہا کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد بھی منی پور میں تشدد جاری رہنا شرمناک اور تشویشناک ہے نیز امن و امان برقرار رکھنے میں ناکامی کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راتوں رات لٹن کے علاقے میں ناگا اور کُکی دونوں برادریوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے مکانات کو نذر آتش کرنا اس بات کا اشارہ ہے کہ صورتحال کتنی نازک ہے۔ اتوار کی شام اور رات کو لٹن گاؤں میں ناگا اور کُکی قبائلی گروپوں کے درمیان شدید پتھراؤ ہوا تھا جس کے بعد ضلع انتظامیہ حکم امتناعی نافذ کر دیا تھا۔ حالات پر قابو پانے کے لیے سیکیورٹی فورسز نے آنسو گیس کے گولے بھی داغے۔ اکھرول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آشیش داس نے انڈین سول سیکورٹی کوڈ (بی این ایس ایس) 2023 کی دفعہ 163 کے تحت حکم امتناعی نافذ کرتے ہوئے کہا کہ معتبر ذرائع کی طرف سے امن کی ممکنہ خلاف ورزی کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تھا۔

حدیث نبوی ﷺ

محسن انسانیت ﷺ نے شجر کاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجر کاری کو صدقہ قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان دَرخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس میں سے جو پرندہ یا اِنسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صَدقہ شُمار ہوگا۔“ (صحیح بخاری)

پارلیمانی ضابطوں اور روایات سے روگردانی تشویشناک ہے

راہل گاندھی لوک سبھا میں یہی اقتباس پیش کرنا چاہتے تھے لیکن حکومت کی جانب سے ان کو روکنے کے لیے پوری طاقت لگا دی گئی۔ اسپیکر اوم برلا، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امت شاہ اور پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو تک سب نے شدید مخالفت کی۔ راج ناتھ سنگھ نے یہاں تک کہا کہ یہ کتاب شائع ہی نہیں ہوئی ہے اور جو کتاب شائع نہیں ہوئی اس کا اقتباس کیسے پڑھا جا سکتا ہے۔ میڈیا میں یہ خبر آئی کہ حکومت نے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت نہیں دی ہے۔ اس نے آج تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن اگلے روز راہل گاندھی وہی کتاب لے کر پارلیمنٹ پہنچ گئے۔ انھوں نے میڈیا کو کتاب دکھاتے ہوئے کہا کہ وہ یہ کتاب وزیر اعظم مودی کو پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں آئیں گے۔ کیونکہ ان کے پاس سچ کا سامنا کرنے کی قوت نہیں ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کتاب تو چھپ گئی ہے مگر پبلک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

سہیل انجم

پارلیمانی نظام حکومت میں جہاں پارلیمانی اجلاس کی کارروائی چلانے کے لیے ضابطہ ہوتا ہے وہیں پارلیمانی روایات بھی ہوتی ہیں اور اپنی اپنی جگہ پر ان دونوں کی اہمیت ہے۔ لیکن گزشتہ کچھ برسوں سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ضابطوں کی بھی خلاف ورزی ہو رہی ہے اور روایات کی بھی۔ پارلیمانی ضابطے کے مطابق جب صدر جمہوریہ پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہیں تو اس پر پیش کی جانے والی شکریہ کی تحریک پر بحث ہوتی ہے اور آخر میں وزیر اعظم بحث کا جواب دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہی شکریہ کی تحریک منظور کی جاتی ہے۔

لیکن رواں سال کا بجٹ پیش کیے جانے کے بعد جب صدر دروپدی مورمو نے ایوان سے خطاب کیا اور اس کے بعد جب اس پر بحث شروع ہوئی تو ایک تو حزب اختلاف کے قائد اور سینئر کانگریس رہنما راہل گاندھی کو بولنے نہیں دیا گیا اور دوسرے یہ کہ وزیر اعظم جواب دینے کے لیے لوک سبھا میں آئے ہی نہیں۔ انھوں نے راجیہ سبھا میں تو ایک گھنٹے کی تقریر کی لیکن لوک سبھا سے غائب رہے۔ وہ لوک سبھا میں کیوں نہیں آئے اس پر کانگریس کا کہنا ہے کہ ان کے پاس راہل گاندھی کے اٹھائے گئے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ انھوں نے چینی افواج کی جانب سے ہندوستانی افواج پر ہونے والے حملے کے سلسلے میں سوالات اٹھائے تھے۔ یہ سوالات انھوں نے اپنی جانب سے نہیں گھڑے بلکہ اس وقت کے آرمی چیف جنرل ایم ایم نرونے کی کتاب کے حوالے سے اٹھائے۔

جب راہل گاندھی نے مذکورہ کتاب کے کچھ اوراق کی نقل ایوان میں لہرائی اور اس میں سے کچھ پڑھنا چاہا تو انھیں روک دیا گیا۔ ایم ایم نرونے نے اپنی کتاب ”فور اسٹارز آف ڈیسٹنی“ میں 2020 میں پیش آنے والے اس واقعے کی تفصیلات پیش کی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چین سے ٹکراؤ کے وقت سیاسی قیادت کوئی رہنمائی کرنے میں ناکام رہی۔ یاد رہے کہ اس ٹکراؤ میں بیس ہندوستانی جوان ہلاک ہوئے تھے۔ میڈیا میں آنے والی تفصیلات جو کہ کارواں میگزین میں شائع ہوئی ہیں، حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرتی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق 31 اگست 2020 کی شب میں مشرقی لداخ میں چینی ٹینک ہندوستانی ٹھکانوں سے چند سو میٹر کی مسافت تک آ گئے تھے، ہندوستانی توپیں تیار کھڑی تھیں مگر کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

کارواں کے مطابق اس موقع پر فوجی قیادت سیاسی قیادت سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتی رہی۔ صحافی کے پی ملک نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ فوج کی اعلیٰ قیادت حکومت کے ذمہ داروں سے ڈھائی گھنٹے تک فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتی رہی لیکن ادھر سے خاموشی اختیار کی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ جنرل نرونے کی کتاب میں لکھا ہے کہ فوجی قیادت نے وزیر دفاع، وزیر خارجہ، قومی سلامتی کے مشیر، چیف آف ڈیفنس اسٹاف کو مطلع کیا۔ لیکن فیصلہ کرنے میں تاخیر کی جاتی رہی۔ وقت نکلا جا رہا تھا۔ بالآخر وزیر اعظم سے گفتگو ہوئی۔ ہدایت دی گئی کہ جو مناسب سمجھو وہ کرو۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے جنرل نرونے نے لکھا کہ ”انھیں گرم آلو تھما دیا گیا۔“ فیصلہ فوجی تھا لیکن جوکھم سیاسی تھا اور سیاست نے اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیے تھے۔

راہل گاندھی لوک سبھا میں یہی اقتباس پیش کرنا چاہتے تھے لیکن حکومت کی جانب سے ان کو روکنے کے لیے پوری طاقت لگا دی گئی۔ اسپیکر اوم برلا، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر داخلہ امت شاہ اور پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو تک سب نے شدید مخالفت کی۔ راج ناتھ سنگھ نے یہاں تک کہا کہ یہ کتاب شائع ہی نہیں ہوئی ہے اور جو کتاب شائع نہیں ہوئی اس کا اقتباس کیسے پڑھا جا سکتا ہے۔ میڈیا میں یہ خبر آئی کہ حکومت نے اس کتاب کی اشاعت کی اجازت نہیں دی ہے۔ اس نے آج تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ لیکن اگلے روز راہل گاندھی وہی کتاب لے کر پارلیمنٹ پہنچ گئے۔ انھوں نے میڈیا کو کتاب دکھاتے ہوئے کہا کہ وہ یہ کتاب وزیر اعظم مودی کو پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں آئیں گے۔ کیونکہ ان کے پاس سچ کا سامنا کرنے کی قوت نہیں ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کتاب تو چھپ گئی ہے مگر پبلک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

بہر حال وزیر اعظم نریندر مودی لوک سبھا میں نہیں آئے۔ انھوں نے راجیہ سبھا میں طویل تقریر کی اور کانگریس پر وہی سب الزامات لگائے جو وہ پہلے لگاتے رہے ہیں۔ اس بار بھی پنڈت جواہر لعل نہرو کو بہت سے معاملات کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔ لیکن وزیر اعظم کے نہ آنے کی ایک وجہ لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے بتائی۔ ان کا کہنا ہے کہ ایوان میں کچھ غیر متوقع واقعات کا خطرہ تھا اس لیے انھوں نے خود ہی وزیر اعظم سے گزارش کی کہ وہ ایوان میں نہ آئیں۔ واضح رہے کہ پارلیمنٹ کی زبردست سکیورٹی ہے۔ بغیر جانچ کے کوئی بھی اندر نہیں جا سکتا۔ ایوان کے اندر کوئی ہتھیار نہیں لے جایا جا سکتا۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ وہ غیر متوقع واقعات کیا تھے جن کا خطرہ اوم برلا نے محسوس کیا۔

انھوں نے تو اس خطرے کی وضاحت نہیں کی البتہ حکومت کی حمایت کرنے والی جماعت ٹی ڈی پی کے ترجمان نے نیشنل چینل پر ہونے والی ایک ڈبیٹ میں اس کی یہ مضحکہ خیز وجہ بتائی کہ اپوزیشن کی خاتون ارکان وزیر اعظم کو دانت سے کاٹ سکتی تھیں۔ جب انھوں نے یہ بات کہی تو ٹی وی اسٹوڈیو میں اینکرنگ کرنے والی خاتون صحافی بھی ہنسنے لگی۔ اس نے بار بار پوچھا کہ کیا کہہ رہے ہیں کیا خواتین وزیر اعظم کو کاٹ لیتیں۔ انھوں نے کہا جی ہاں یہی خطرہ تھا۔ ذرا سوچیے کہ ہندوستان کی خاتون ارکان پارلیمنٹ اتنی غیر مہذب ہیں کہ وہ وزیر اعظم کو دانت کاٹ لیتیں۔ ٹی ڈی پی لیڈر کو یہ وجہ بتاتے ہوئے شرمندگی نہیں ہوئی۔

دراصل جس روز راہل گاندھی کو بولنے نہیں دیا گیا اس روز ایوان میں کافی ہنگامہ ہوا۔ کارروائی کو کئی بار ملتوی کرنا پڑا۔ جب شام کے پانچ بجے پھر کارروائی شروع ہوئی تو اپوزیشن کی بعض خاتون ارکان جن میں ورشا گائیکواڑ اور جیوتی مانی بھی شامل تھیں، وزیر اعظم کی نشست سمیت حکومت کے ارکان کی نشستوں کا راستہ روک کر کھڑی ہو گئیں۔ گویا انھوں نے ان نشستوں کو بلاک کر دیا۔ ان کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا بینر تھا جس پر لکھا تھا ”جو صحیح ہے وہ کرو“۔ یہ احتجاج ایک روز قبل کانگریس کے آٹھ ارکان کی معطلی کے خلاف کیا جا رہا تھا۔ بعد میں بی جے پی کے ایم پی منوج تیواری نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ وہ خواتین وزیر اعظم پر حملہ کر سکتی تھیں۔

اس طرح صدر کے خطبہ پر شکریہ کی تحریک پر ہونے والی بحث کا جواب وزیر اعظم نے نہیں دیا۔ کانگریس کے ایم پی کے سی وینو گوپال نے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا کے رویے کو ضابطے کی سنگین بدعنوانی قرار دیا۔ انھوں نے اپنے ایک خط میں کہا کہ کارروائی کے ضابطہ بیس کے مطابق بحث کے آخر میں حکومت کا موقف واضح کرنے کے لیے وزیر اعظم کی تقریر لازمی ہوتی ہے۔ اور اگر وزیر اعظم آنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو ایوان کی اس کی اطلاع دی جانی چاہیے۔ لیکن یہ دونوں باتیں نہیں ہوئیں۔ یہ ضابطہ بیس کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

تعلیمی اداروں میں رائج امتیاز کے خلاف منصفانہ برابری کی جدوجہد

- صدیوں سے حاشیے پر دھکیلے گئے طبقات کو ہموار زمین دیے بغیر یکساں مواقع دینا محض دعویٰ رہ جاتا ہے۔
- منصفانہ برابری اسی خلیج کو پاٹنے کی کوشش ہے تاکہ جمہوریت محض لفظ نہ رہے بلکہ سماجی حقیقت بن سکے

جب بھی منصفانہ برابری کی بات ہوتی ہے تو اہلیت کے فلسفے کو آگے کیا جاتا ہے۔ سوال ہے کہ اہلیت کیا ہے؟ جس معاشرے میں ہزاروں سال تک یہ تصور رہا ہو کہ ہاتھ سے کام کرنے والے ہنر مند کمتر ہیں، ان کا کام غیر ماہر اور نااہل ہے، وہ برتر نہیں ہو سکتے، تو اس طبقے نے بھی یہ مان لیا کہ آرزو صرف کتابی ہونی چاہیے۔ کچھ پیشے جیسے طبیب، انجینئر یا تکنیکی ماہر اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں، مگر ریل چلانے والا ہوائی جہاز چلانے والے سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ ہاتھ سے کام کرنے والے زیادہ تر حاشیے پر کھڑے معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے کچھ کام پست اور ناپاک سمجھے گئے اور محنت کشوں کے درمیان امتیاز چھوا چھوت سے آلودہ رہا۔ ہم کبھی نصابی کتابوں میں کاریگر برادری کے کام کو اہل یا برتر نہیں بتاتے۔ اسے دیگر نام نہاد ذہنی پیشوں کے برابر نہیں مانتے۔ بالادست چاہتے ہیں کہ ایک طبقہ محنت کش ہی رہے۔ جب تک جسمانی محنت کو کمتر سمجھا جائے گا، اسے نااہل قرار دیا جاتا رہے گا۔ اس میں مہارت حاصل کرنا گویا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کیا یہ ضروری نہیں کہ تعلیم میں جسمانی اور ذہنی دونوں پہلوؤں کو برابر اہمیت دی جائے؟ دونوں کی اہلیت ناپی جائے۔ تب ہی اہلیت کے پیمانے بدلیں گے۔ ذات پر مبنی نظام میں جسمانی محنت سکھائی بھی کس کو جاتی ہے؟ شاید اسی لیے گاندھی نے نام نہاد اعلیٰ طبقے کو صفائی کے کام میں شامل کیا تھا۔ تب بھی اس کام کو اہلیت کا معیار نہیں سمجھا گیا۔ اگر کسی درسگاہ میں کبھی کسان، بڑھئی، کمہار، دستکار یا مزدور کو اسی طرح مہمان بنایا جاتا جیسے کسی افسر کو بنایا جاتا ہے تو اہلیت کا منظر نامہ اتنا تنگ اور امتیازی نہ ہوتا۔ اسی وجہ سے فلکیاتی ریاضی اور طب میں بہت تحقیق کے باوجود صنعتی انقلاب ہندوستان میں نہیں آیا۔

مینا کشی نٹراجن

یو جی سی نے جیسے ہی منصفانہ برابری کا ادارہ جاتی ڈھانچہ پیش کیا، ویسے ہی بااثر طبقے کے ایک گروہ نے خود کو مظلوم بنائے جانے کا اندیشہ ظاہر کیا اور عدالتِ عظمیٰ نے اس پر روک لگا دی۔ گزشتہ دنوں میں یہ عام بات ہوگئی ہے کہ سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر نہایت طاقتور طبقہ خود کو ستایا ہوا قرار دیتا ہے۔ ممکنہ مظلومیت کا دعویٰ کر کے اصل امتیاز سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ گمراہ کن طرزِ عمل امتیاز کو غیر سنجیدہ بنا دیتا ہے، گویا سماجی تفریق کہیں موجود ہی نہ ہو۔ جہاں اقتدار کا نظام مساوی نہ ہو اور سماجی و معاشی بالادستی استحصال کو جائز قرار دے، وہاں یہ ادارہ جاتی امتیاز ہے۔ اسے دو افراد کے درمیان کسی ذاتی تنازعہ کے برابر قرار دینا نادانی اور سطحیت ہوگی۔ حکمران جماعت نے ایسا ثقافتی ماحول بنایا ہے کہ جہاں سب سے زیادہ طاقتور کو سب سے زیادہ عدمِ تحفظ اور محرومی محسوس ہوتی ہے۔ اکثریتی برادری کا ایک طبقہ خطرے میں ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ تعداد کا نہیں بلکہ طاقت کی غیر مساوی تقسیم کا مسئلہ ہے۔ اس ماحول میں اکثر حاشیے پر دھکیلا گیا طبقہ بھی بالادست کی زبان بولنے لگتا ہے۔ ذات پر مبنی درجہ بندی کی غلامی کا ایسا ڈھانچہ بنایا گیا ہے جو مراتب کے سلسلے میں چلتا ہے۔ ہر شخص کے نیچے کوئی نہ کوئی ہوتا ہے، اس لیے سب کو یہ غلامی راس آتی ہے۔ کسی ایک گروہ کے آگے جھکتے ہی کئی برادریوں کو اپنے آگے جھکانے کا جواز مل جاتا ہے۔ ذات کا طبقاتی درجہ اسی طرح چلتا ہے۔ یوں امتیاز کا سلسلہ خود پر آ کر رک جاتا ہے اور کسی کو منظم نہیں ہونے دیتا۔

جب بھی منصفانہ برابری کی بات ہوتی ہے تو اہلیت کے فلسفے کو آگے کیا جاتا ہے۔ سوال ہے کہ اہلیت کیا ہے؟ جس معاشرے میں ہزاروں سال تک یہ تصور رہا ہو کہ ہاتھ سے کام کرنے والے ہنر مند کمتر ہیں، ان کا کام غیر ماہر اور نااہل ہے، وہ برتر نہیں ہو سکتے، تو اس طبقے نے بھی یہ مان لیا کہ آرزو صرف کتابی ہونی چاہیے۔ کچھ پیشے جیسے طبیب، انجینئر یا تکنیکی ماہر اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں، مگر ریل چلانے والا ہوائی جہاز چلانے والے سے کمتر سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ ہاتھ سے کام کرنے والے زیادہ تر حاشیے پر کھڑے معاشرے سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے کچھ کام پست اور ناپاک سمجھے گئے اور محنت کشوں کے درمیان امتیاز چھوا چھوت سے آلودہ رہا۔ ہم کبھی نصابی کتابوں میں کاریگر برادری کے کام کو اہل یا برتر نہیں بتاتے۔ اسے دیگر نام نہاد ذہنی پیشوں کے برابر نہیں مانتے۔ بالادست چاہتے ہیں کہ ایک طبقہ محنت کش ہی رہے۔ جب تک جسمانی محنت کو کمتر سمجھا جائے گا، اسے نااہل قرار دیا جاتا رہے گا۔ اس میں مہارت حاصل کرنا گویا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کیا یہ ضروری نہیں کہ تعلیم میں جسمانی اور ذہنی دونوں پہلوؤں کو برابر اہمیت دی جائے؟ دونوں کی اہلیت ناپی جائے۔ تب ہی اہلیت کے پیمانے بدلیں گے۔ ذات پر مبنی نظام میں جسمانی محنت سکھائی بھی کس کو جاتی ہے؟ شاید اسی لیے گاندھی نے نام نہاد اعلیٰ طبقے کو صفائی کے کام میں شامل کیا تھا۔ تب بھی اس کام کو اہلیت کا معیار نہیں سمجھا گیا۔ اگر کسی درسگاہ میں کبھی کسان، بڑھئی، کمہار، دستکار یا مزدور کو اسی طرح مہمان بنایا جاتا جیسے کسی افسر کو بنایا جاتا ہے تو اہلیت کا منظر نامہ اتنا تنگ اور امتیازی نہ ہوتا۔ اسی وجہ سے فلکیاتی ریاضی اور طب میں بہت تحقیق کے باوجود صنعتی انقلاب ہندوستان میں نہیں آیا۔ ذات کے سلسلے نے علم کو چھپایا، اسے ایک طبقے کی میراث بنایا اور محدود رکھا۔ مغربی دنیا میں سائیکل مکینک رائٹ برادران ہوائی جہاز بنا گئے۔ ہم صفر کا تصور دینے کے باوجود پیچھے رہ گئے، خواہ اب اساطیری پشپک ہوائی جہاز پر فخر ہی کیوں نہ کریں۔ امتیازی نظام میں اہلیت محض دھوکا ہے۔

آخر وہ دیہی یا شہری حاشیے پر کھڑا طبقہ، جس کے پاس مطالعے کا کمرہ نہیں، مناسب غذا نہیں، والدین روزگار کے لیے ہجرت پر مجبور ہیں، بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولتیں بھی نہیں، شہر تعمیر کرنے کے باوجود بار بار بے دخلی سہتا ہے، چند محلوں تک محدود رہتا ہے، اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اس سے درجہ بندی نمبر پوچھ کر تضحیک آمیز سلوک کیا جاتا ہے، مخصوص نشست کا طالب علم کہہ کر مذاق اڑایا جاتا ہے، وہاں کون طے کرے گا کہ اہلیت کیا ہے؟ کیا ایسے ماحول میں اہلیت محض مراعات یافتہ ہونا نہیں؟ وہ نمایاں مقام جو کبھی روہت ویمولا یا جارج فلائیڈ کو نصیب نہ ہوا۔

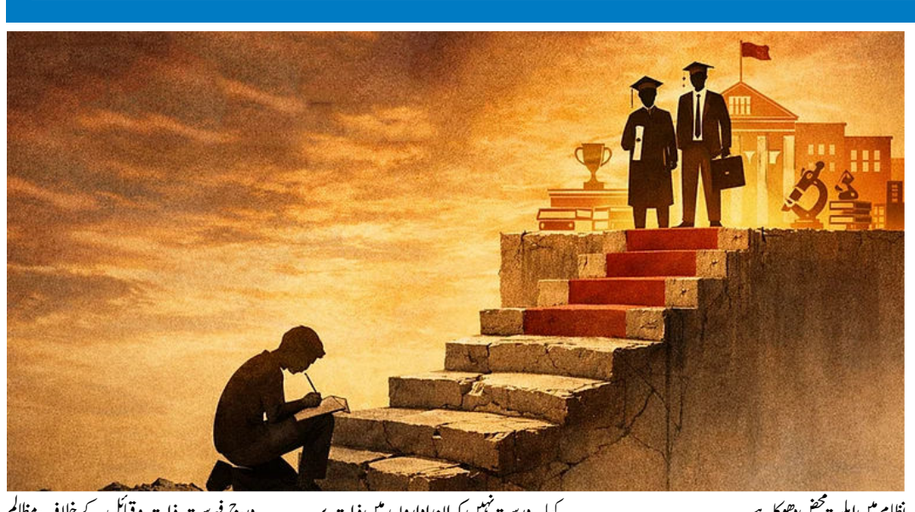

کیا یہ درست نہیں کہ ان اداروں میں ذات پر مبنی ہراسانی کے باعث خودکشی کے بے شمار واقعات سامنے آئے؟ روہت ویمولا کو لکھنا پڑا کہ وہ اپنی پیدائش کے حالات کے سبب گھٹن محسوس کرتے ہیں۔ نام نہاد اعلیٰ ذات کے لوگ کہتے ہیں کہ ضابطے کی آڑ میں ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ یاد رہے کہ ہر ترقی پسند قانونی حق کے بارے میں طاقتور طبقہ یہی موقف اختیار کرتا آیا ہے۔ جہیز کی ممانعت کا قانون، گھریلو تشدد کے خلاف قانون اور درج فہرست ذات و قبائل کے خلاف مظالم کے انسداد کا قانون، سب کے بارے میں یہی کہا گیا کہ ان کا غلط استعمال ہوگا، حالانکہ ان پر مکمل عمل درآمد بھی نہیں ہو سکا۔

درج فہرست ذات و قبائل کے خلاف مظالم کے انسداد کے قانون میں اکثر ابتدائی رپورٹ بھی درج نہیں ہوتی۔ پھر قانون کے تحت جرم کیا ہے، یہ بھی واضح ہے: جبری مشقت کرانا، انسانی فضلہ زبردستی گندگی کھلانا، جنسی استحصال، شادی میں گھوڑے پر سوار ہونے سے روکنا، جلوس نکالنے سے منع کرنا، مونچھ رکھنے کی اجازت نہ دینا، ذات کے نام سے توہین کرنا، انسانی وقار کو ٹھیس پہنچانا، چھوا چھوت کرنا، کیا یہ سب قابلِ غور اور شرمناک نہیں؟ ایک مہذب کہلانے والے معاشرے کو ایسے گھناؤنے رویوں پر پابندی کے لیے قانون بنانا پڑ رہا ہے۔ قانون کے بغیر انہیں روکا نہیں جا سکتا، جبکہ حال ہی میں ایک قبائلی شخص کو پیشاب پینے پر مجبور کیا گیا۔

منصفانہ برابری اور مساوات کا فرق جانے بغیر کوئی اقدام ممکن نہیں۔ ہزاروں سال سے حاشیہ پر دھکیلے گئے طبقات کو ہموار زمین دیے بغیر مساوات بے معنی ہے۔ اس ہمواری کے لیے صدیوں کی خلیج کو پاٹنا ہوگا۔ مخصوص نشستیں اسی کا ایک ذریعہ ہیں۔ لیکن جہاں استحصال تہذیبی ضمانت بن چکا ہو، وہاں فعال اقدام بھی ضروری ہے۔ منصفانہ برابری کا ڈھانچہ اسی لیے ہے کہ انتظامی ثقافت بدلے۔ امتیاز کو نظر انداز کرنے سے تبدیلی نہیں آئے گی۔ ہر تعلیمی ادارے کو صنفی اور منصفانہ برابری کے نظام کی ضرورت ہے۔ نصاب میں صنفی اور سماجی انصاف کی حساسیت شامل کرنا لازمی ہے۔ مسلسل مکالمہ، فوری کارروائی، امتیازی زبان کا نوٹس اور مسئلے کا حل ناگزیر ہے۔

دنیا کے ترقی پسند ممالک کے تعلیمی اداروں میں ایسا نظام موجود ہے۔ داخلے کے عمل میں صنفی، ہم جنس پرست، نسلی، معاشی اور جسمانی چیلنجز کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ترحم نہیں بلکہ منصفانہ مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ امتحانی نظام بنانے والے اکثر بالادست سفید فام طبقے سے ہوتے ہیں، اس لیے وہ دیگر نسلی پس منظر کے خاندانوں کی حقیقت سے ناواقف رہتے ہیں، نتیجتاً سیاہ فام طلبہ بہتر ثابت نہیں ہو پاتے۔ تہذیبی حقیقت کو مختلف طرزِ زندگی کے طور پر سمجھے بغیر کون سی اہلیت ثابت ہو سکتی ہے؟ اب امریکہ میں بھی بعض جامعات کو ایسے نظام ختم نہ کرنے پر مالی پابندیوں کی دھمکی دی جا رہی ہے۔

جس دن پیدائشی برتری ختم کی جائے گی، بہت کچھ بدل جائے گا۔ اگر زیادہ سے زیادہ آمدنی کی حد مقرر ہو، بین النسلی شادیوں کی حوصلہ افزائی ہو تو ماحول منصفانہ برابری کے قریب آئے گا۔ جو لوگ ہر ترقی پسند قدم میں طبقاتی کشمکش کا خوف دیکھتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جامع نظام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ پرتشدد تصادم سے بچا جا سکے۔ خاموشی امن نہیں ہوتی۔ استحصال کی قیمت پر جدوجہد کو مؤخر کرنا بھی ایک طرح کی طبقاتی کشمکش ہے۔ بابا صاحب نے دستور ساز اسمبلی میں خبردار کیا تھا کہ سماجی امتیاز کی بنیاد پر جمہوریت قائم نہیں رہ سکتی، یہ بات سب کو خصوصاً بالادست طبقے کو یاد رکھنی چاہیے۔

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

کینسر سے بچاؤ: قسمت نہیں احتیاط و پالیسی پر منحصر

کینسر کا نام سنتے ہی ذہن میں ایک انجانا خوف، بے بسی اور بدقسمتی کا احساس جاگ اٹھتا ہے۔ اکثر لوگ اسے ایک ایسی بیماری سمجھتے ہیں جو محض "خراب قسمت" کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے، لیکن اقوامِ متحدہ کے ادارے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلو ایچ او) اور کینسر پر تحقیق کے بین الاقوامی ادارے (آئی اے آر سی) کی ایک حالیہ انقلابی تحقیق نے اس بیانیے کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ اس مطالعے کے مطابق، کینسر سے بچاؤ ہمارے اپنے ہاتھ میں اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا ہم گمان کرتے ہیں۔ اعداد و شمار یہ انکشاف کرتے ہیں کہ کینسر کے تقریباً 37 فیصد (یعنی 71 لاکھ) نئے کیسز ایسے ہیں جن سے تھوڑی سی احتیاط اور درست معلومات کے ذریعے بچا جا سکتا تھا۔ یہ تصور کہ کینسر ایک ناگزیر بیماری ہے، اب سائنسی طور پر پرانا ہو چکا ہے۔ دنیا کے 185 ممالک کے ڈیٹا پر مبنی یہ تحقیق ہمیں بتاتی ہے کہ ہم اپنی صحت کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ کینسر "قسمت" سے زیادہ ان عوامل کا مجموعہ ہے جنہیں کنٹرول کرنا ممکن ہے۔ ڈاکٹر آندرے البادی، جو ڈبلیو ایچ او میں کینسر کنٹرول کے ٹیم لیڈر ہیں، اس بارے میں کہتے ہیں کہ "ممالک اور آبادی کے گروہوں میں بیماری کے پھیلاؤ کے نمونوں کا جائزہ لے کر، ہم حکومتوں اور افراد کو ایسی مخصوص معلومات فراہم کر سکتے ہیں جو کینسر کے بہت سے کیسز کو شروع ہونے سے پہلے ہی روکنے میں مددگار ثابت ہوں۔" عام طور پر کینسر کا تعلق صرف سگریٹ نوشی سے جوڑا جاتا ہے، لیکن حقیقت اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ تمباکو (15 فیصد) کے بعد انفیکشنز کینسر کی دوسری بڑی وجہ ہیں، جو 10 فیصد کیسز کے ذمہ دار ہیں۔ یہ بہت سے لوگوں کے لیے حیران کن حقیقت ہے کیونکہ وہ کینسر کو صرف طرزِ زندگی کی خرابی سمجھتے ہیں، جبکہ جراثیم اور وائرس اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کینسر کی چند بڑی اقسام اور ان کے بنیادی قابلِ بچاؤ محرکات درج ذیل ہیں:

1۔ پھیپھڑوں کا کینسر: اس کی بنیادی وجہ سگریٹ نوشی اور فضائی آلودگی ہے۔

2۔ معدے کا کینسر: یہ بڑی حد تک ہیلیکو بیکٹر پائلوری نامی انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔

3۔ بچے دانی کے منہ کا کینسر: اس کی سب سے بڑی وجہ ایچ پی وی وائرس ہے، جس سے ویکسین کے ذریعے بچاؤ ممکن ہے۔

4۔ جگر کا کینسر: ہیپاٹائٹس بی جیسے انفیکشن اس کا بڑا محرک بنتے ہیں۔

کینسر کے حوالے سے تحقیق میں مردوں اور عورتوں کے درمیان ایک واضح خلیج پائی گئی ہے۔ قابلِ بچاؤ کینسر کے کیسز مردوں میں 45 فیصد ہیں، جبکہ خواتین میں یہ شرح محض 30 فیصد ہے۔ یہ فرق صرف حیاتیاتی نہیں بلکہ ہمارے طرزِ عمل اور سماجی عادات کا آئینہ دار ہے۔

مردوں میں کینسر کی سب سے بڑی وجہ تمباکو نوشی (23 فیصد) ہے، جس کے بعد انفیکشنز اور الکحل کا نمبر آتا ہے۔ اس کے برعکس، خواتین میں کینسر کی سب سے بڑی وجہ انفیکشنز (11 فیصد) ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین میں ہائی باڈی ماس انڈیکس (ایچ بی ایم آئی) بھی تین فیصد کیسز کی وجہ بن رہا ہے، جو وزن کے درست انتظام کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔

آپ دنیا کے کس حصے میں مقیم ہیں، یہ بھی کینسر کے خطرے کا تعین کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ مشرقی ایشیا میں 57 فیصد مردوں کے کینسر کیسز قابلِ بچاؤ ہیں، جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ شرح ہے۔ اس کے مقابلے میں لاطینی امریکہ اور کیریبین میں یہ شرح سب سے کم یعنی 28 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔ خواتین میں یہ شرح شمالی افریقہ اور مغربی ایشیا میں 24 فیصد سے لے کر ذیلی صحارا افریقہ میں 38 فیصد تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس تفاوت کی وجہ معاشی ترقی، صحت کے نظام کی گنجائش اور ماحول میں موجود خطرات ہیں۔ یہی جغرافیائی فرق اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ صحت کی سہولیات تک رسائی کس طرح زندگی اور موت کے درمیان حائل ہو سکتی ہے۔ جغرافیائی اور معاشی رکاوٹوں کو عبور کرنے کے لیے اب ایک نئے ماڈل کی ضرورت ہے جسے یونائیٹڈ بائی یونیک (منفرد سے متحد) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ نظریہ ہمیں سکھاتا ہے کہ بچاؤ صرف میڈیکل ٹیسٹ کا نام نہیں بلکہ مریض کو ایک جیتا جاگتا انسان سمجھنا ہے جس کی سماجی اور معاشی حالت اس کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ہمیں کینسر کی تشخیص سے پہلے اس "شخص" کو دیکھنا ہوگا جس کی زندگی اس بیماری کی لپیٹ میں آئی ہے۔ یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کینسر ایک طویل مدتی حالت ہے، جو نہ صرف جسمانی صحت بلکہ ذہنی، سماجی اور معاشی بہبود کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اس کے اثرات محض فرد تک محدود نہیں رہتے بلکہ خاندانوں اور معاشروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتے ہیں۔ کینسر کے خلاف جنگ صرف ہسپتالوں میں نہیں، بلکہ تعلیم، ٹرانسپورٹ اور صاف توانائی جیسے شعبوں میں مربوط کارروائی کے ذریعے جیتی جا سکتی ہے۔ تمباکو پر کنٹرول، ویکسی نیشن اور صحت مند ماحول کی فراہمی جیسے اقدامات لاکھوں خاندانوں کو اس تکلیف دہ بیماری سے بچا سکتے ہیں۔ آج جب ہمیں معلوم ہے کہ کینسر کے 10 میں سے 4 کیسز کو بروقت اقدامات سے روکا جا سکتا ہے، تو یہ لازمی ہے کہ ہم اپنے صحت مند مستقبل کے لیے مثبت قدم اٹھائیں۔

امت تک دین پہنچانا ایک بڑی امانت اور ذمہ داری: مولانا عمار عبدالعلی حسنی ندوی

طالبات کو خدمت دین کی تلقین، جامعہ نورالہدیٰ میں بخاری شریف کی اختتامی تقریب منعقد

سیتاپور / خیرآباد (ایجنسی): جامعہ نورالہدیٰ للبنات محلہ مسواسی ٹولہ خیرآباد سیتاپور میں بخاری شریف کی اختتامی تقریب نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوئی جس میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظرِ عام مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ مولانا عمار عبدالعلی حسنی ندوی نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ مستند اور معتبر کتاب صحیح بخاری ہے۔ اس کتاب کا اصل پیغام یہ ہے کہ دین کی خدمت دراصل انسانیت کی خدمت ہے اور لوگوں کو دین سے جوڑنا آسان کام نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ جسے خیر کے کام کے لیے منتخب فرماتا ہے وہی اس ذمہ داری کو نبھا سکتا ہے۔ انہوں نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ بخاری شریف کی ہر حدیث پر غور کریں اور رسول اللہ ﷺ کے پیغام کو عام کریں، کیونکہ امت تک دین پہنچانا ایک بڑی امانت اور ذمہ داری ہے۔ مولانا نے کہا کہ امام بخاری نے پہلی حدیث "انما الاعمال بالنیات" کے ذریعے امت کو سبق دیا کہ ہر عمل کی بنیاد نیت کی اصلاح ہے۔ اگر نیت درست ہو تو برکت اور خیر نصیب ہوتی ہے، اور اگر مقصد دنیاوی مفاد، شہرت یا مال ہو تو حقیقی اجر نہیں ملتا۔ انہوں نے طالبات کو نصیحت کی کہ اپنے اخلاق کو سنواریں، اخلاص، امانت اور شریعت کی پابندی کو زندگی کا حصہ بنائیں اور خدمتِ خلق کے جذبے کے ساتھ دین کی اشاعت کریں۔

تقریب میں جامعہ نورالہدیٰ للبنات کی جانب سے شیخ العرب والعجم مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کے نام سے منسوب ایوارڈ مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی کو پیش کیا گیا۔ اس موقع پر جامعہ کی مدیرہ، معلمات اور طالبات نے علمی، دینی، تعلیمی اور ثقافتی پروگرام پیش کیا۔ بخاری شریف پڑھنے اور پڑھانے والی طالبات و معلمات نے اکابرِ ندوۃ العلماء سے دعائیں اور مبارکباد حاصل کیں۔

مولانا جاوید اقبال ندوی امام عیدگاہ بسواں نے کہا کہ ایک بچی کی تعلیم پورے خاندان کی تعلیم کے برابر ہے۔ اگر لڑکیاں تعلیم یافتہ ہوں گی تو ان کی آنے والی نسلیں بھی تعلیم یافتہ ہوں گی۔ انہوں نے بخاری شریف مکمل کرنے والی طالبات، جامعہ کی مدیرہ اور تمام معلمات کو مبارکباد پیش کی۔ تقریب کی نظامت مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی بانی و ناظم جامعہ نورالہدیٰ للبنات نے انجام دی۔ انہوں نے اپنے کلمات میں کہا کہ جامعہ اور اہلِ خیرآباد کے لیے یہ خوش نصیبی ہے کہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ناظرِ عام مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی کی آمد ہوئی۔ انہوں نے تمام مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

اس موقع پر حضرت مولانا سید محمد غفران ندوی ناظر شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا عبدالوکیل ندوی اصلاح معاشرہ ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا مفتی بہاؤ الدین قاسمی، مفتی محمد صفوان ندوی، مفتی محمد، محمد عاقب قاسمی، مولانا محمد عاصم قاسمی، مولانا سہیل احمد ندوی، مولانا فضل حق ندوی، مولانا محمد سعد ندوی، مولانا محمد ریحان ندوی، قاری محمد اعظم جہانگیر آبادی، حافظ محمد شاہد، حافظ محمد شاہد رحم آبادی، حافظ شمیم احمد، حافظ محمد یعقوب حافظ، حافظ محمد پرویز، قاری نصیر احمد، حافظ مہتاب عالم، سرفراز احمد خاں، حاجی عابد علی انصاری، محمد یوسف خاں، طارق بیگ، محمد ریحان خاں، اتل مشرا، حافظ اقرار احمد، حاجی محمد یامین خاں، حاجی محمد ہارون، محمد ارشد خاں، محمد صابر علی ممبر نگر پالیکا خیرآباد، محمد فیصل خان، شفیق احمد خاں، عطیع اللہ عرف گڈو، محمد حمزہ خاں، محمد یحییٰ خاں، محمد عزیر خاں، محمد علی خاں شریک رہے۔ آخر میں حضرت مولانا سید محمد غفران ندوی کی دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

آنجہانی بینی پرساد ورما غریبوں بے سہارا اور مظلوموں کی بلند آواز تھے

سماجوادی پارٹی دفتر میں بینی پرساد ورما کی 86ویں جینتی کے موقع پر منعقد تقریب سے اروند سنگھ گوپ کا خطاب

بارہ بنکی (نامہ نگار): سابق مرکزی وزیر اور سماج وادی پارٹی کے بانیوں میں سے ایک آنجہانی بینی پرساد ورما غریبوں بے سہارا اور مظلوموں کی بلند آواز تھے۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی گاؤں اور غربت میں رہنے والوں کے حق اور حقوق کے تحفظ کے لئے وقف کر دی تھی۔ مذکورہ خیالات آج سماج وادی پارٹی دفتر میں بینی پرساد ورما کی 86 ویں جینتی کے موقع پر منعقد تقریب کو خطاب کرتے ہوئے سابق ریاستی وزیر اروند کمار سنگھ گوپ نے ظاہر کئے۔ تقریب کی صدارت صدر ضلع سماج وادی پارٹی حافظ ایاز احمد کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بینی بابو سب ہی مذاہب فرقوں، ذات اور برادری کے لوگوں کے مسائل بڑی حسن و خوبی سے حل کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ سماج کے ہر طبقے میں یکساں طور پر مقبول تھے انہوں نے قومی اتحاد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو قائم رکھنے اور اس کو فروغ دینے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے۔ بینی بابو عوام میں وکاس پروش کے نام سے مقبول تھے انہوں نے ریاستی حکومت کے مختلف محکمات کے وزیر اور مرکزی حکومت کے متعدد محکموں کے وزیر کے طور پر نہ صرف بارہ بنکی بلکہ پورے اتر پردیش میں ترقی کی نئی عبارت لکھی۔

آنجہانی بینی پرساد ورما کے بیٹے سابق ریاستی وزیر راکیش کمار ورما نے کہا کہ بابوجی نے سماج کے ہر طبقے کے لوگوں کے دکھ، درد اور تکلیفوں کو کم کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کی وہ وسائل سے محروم لوگوں کے حقوق کے معاملے میں کبھی پیچھے نہیں ہٹتے تھے خواہ اس کے لئے کتنی ہی جدوجہد کیوں نہ کرنا پڑے۔ ضلع صدر سماج وادی پارٹی حافظ ایاز احمد نے کہا کہ بینی بابو نے ریاستی وزیر تعمیرات عامہ اور مرکزی وزیر مواصلات کے طور پر ضلع میں جو عدیم المثال ترقیاتی کام کئے ہیں اس کے لئے پورے ضلع کے لوگ انہیں ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے۔ اس موقع پر سب ہی بینی بابو کی تصویر کی گلپوشی کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ تقریب کو سابق ممبران اسمبلی رام مگن راوت، رام گوپال راوت، سابق ضلع صدر ڈاکٹر کلدیپ سنگھ، سریندر سنگھ ورما، یاسر عرفات قدوائی، ہمانشو یادو، ہمایوں نعیم خان، ویریندر پردھان، جسونت یادو، عبد الرحیم، للت مشرا، کملیش کمار یادو سمیت دوسرے لیڈران نے بھی خطاب کیا۔

غیر متعدی بیماریوں کی روک تھام "چیلنجز اور مستقبل" کے موضوع پر کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز): 10 ویں یونانی ڈے کے موقع پر غیر متعدی بیماریوں کی روک تھام چیلنجز اور مستقبل" کے موضوع پر ١١ فروری بروز بدھ، سینٹرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف یونانی میڈیسن، کرسی روڈ لکھنؤ میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس کے چیف گیسٹ ڈاکٹر وجے سنگھ، سابقہ ڈی جی پی اتر پردیس، مہمان خصوصی ڈاکٹر مشتاق احمد، سابقہ ڈائریکٹر نیشنل انسٹیٹیوٹ آف یونانی میڈیسن برائے جلد، حیدرآباد، پروفیسر عبدالحلیم صاحب، پرنسپل ارم یونانی میڈیکل کالج، اور ڈاکٹر سید بلال حسن، ڈائریکٹر انٹیگرل انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ تھے اور اس موضوع کے تعلق سے اپنا کلیدی خطبہ ڈاکٹر بلال نے پیش کیا، غیر متعدی بیماریاں اور طب یونانی میں ان کے علاج کے مختلف پہلوؤں پہ ڈاکٹر نعمان انور ریسرچ آفیسر یونانی اور ڈاکٹر شفا زیدی اپنا پریزینٹیشن پیش کیا، مہمانوں کا استقبال ڈاکٹر نجم السحر نے گل پوشی اور شال پیش کر کیا، جب کہ پروگرام کے اختتام پہ ڈاکٹر محبوب السلام نے شکریہ کا اظہار کیا، نظامت کے فرائض ڈاکٹر شفا زیدی، اور ڈاکٹر وجے بھان سنگھ نے بخوبی انجام دیئے اس کانفرنس لکھنؤ میں موجود طبیہ کالج کے طلبا و طالبات اور اساتذہ نے بڑی تعداد میں شریک رہے۔

مدرسہ دارالامین للبنات میں درس تکمیل ترمذی شریف کا اہتمام

پابندیٔ شریعت اور اخلاقِ حسنہ اپنانے کی تلقین

سعادت گنج / بارہ بنکی (پریس ریلیز) مدرسہ دارالامین للبنات انوپ گنج سعادت گنج میں حدیث کی مشہور کتاب جامع ترمذی شریف کے درسِ تکمیل کے پُروقار موقع پر استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء مولانا محمد عامر ندوی نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ اس نشست میں طالبات نے اپنے تعلیمی مظاہرہ بھی پیش کئے۔ مولانا محمد عامر ندوی نے اپنے خطاب میں حدیثِ نبویؐ کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ علومِ نبوت کا حصول اور اس پر عمل ہی دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ آپ نے طالبات کو اخلاص، پابندیٔ شریعت اور اخلاقِ حسنہ اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ علم کے ساتھ عمل اور دعوت کا جذبہ بھی ضروری ہے۔ ان کے علاوہ ناظم مدرسہ مولانا محمد عقیل ندوی نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد بچیوں کی دینی تعلیم کی اہمیت پر زور ڈالتے ہوئے کہا کہ بچیوں کی تعلیم و تربیت کا مکمل انتظام ہر علاقے میں ہونا ضروری ہے۔ تاکہ بچیوں کو ارتداد سے بچایا جا سکے۔ مولانا نے شرکائے جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب کی تشریف آوری سے طالبات کو علمی و روحانی تقویت حاصل ہوئی ہے۔ پروگرام کا اختتام مولانا محمد عامر ندوی کی دعا پر ہوا۔

اس موقع پر مولانا عمر ممتاز ندوی، مولانا محمد طارق، مفتی محمد عارف کاشفی، الحاج مشتاق احمد (امیر جماعت)، ماسٹر محمد خلیل احسن، حاجی محمد اسرار انصاری، مولانا محمد غفران قاسمی، مولانا فرمان مظاہری، الحاج ماسٹر انتظار احمد، سیٹھ محمد ارشاد، مولانا محمود ندوی، مفتی محمد ذیشان، مولانا رشید احمد مظاہری، مفتی مصباح الرحمٰن، ماسٹر محمد سالم سمیت لوگ موجود تھے۔

مہادیویٰ آڈیٹوریم میں شیوراتری میلے کے جائزہ میٹنگ کا انعقاد

بارہ بنکی (نامہ نگار): ضلع مجسٹریٹ ششانک ترپاٹھی نے آج مہادیویٰ آڈیٹوریم میں شیوراتری میلے کے جائزہ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے زونل اور سیکٹر مجسٹریٹوں کو سخت ہدایت دی کہ وہ ملک کے مختلف علاقوں سے آنے والے کانوریوں سے دوستانہ سلوک کریں اور انہیں روشنی، پارکنگ، صحت پینے کے پانی کی بہتر سہولیات فراہم کریں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ میلے کے سلامتی، علاج و معالجہ اور صاف صفائی کے انتظامات بہتر سے بہتر کئے جائیں۔ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس ارپت وجے ورگیہ نے ہدایت دی کہ پولیس افسران اور ملازمین اپنی ڈیوٹی پر پابندی وقت کے ساتھ لازمی طور سے مستعد رہیں۔ اس دوران افواہیں پھیلانے والوں اور امن و امان درہم کرنے والوں پر سخت نظر رکھا جائے۔ جلسہ کو سی ڈی او انا سورن، اے ڈی ایم نرنکار سنگھ، ایس ڈی ایم گنجتا اگروال، اڈیشنل ایس پی وکاس چندر ترپاٹھی، سرکل افسر گریما پنت سمیت دوسرے افسران موجود تھے۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

تہران پر دباؤ کی پالیسی: واشنگٹن کا ایرانی بحری آئل ٹینکروں کی ضبطی پر غور

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی حکام کا کہنا ہے کہ امریکی انتظامیہ ایران کو معاہدے پر مجبور کرنے کے لیے مختلف راستوں پر غور کر رہی ہے، جن میں تہران کے تیل لے جانے والے مزید بحری جہازوں کو قبضے میں لینا بھی شامل ہے۔ امریکی اخبار "وال اسٹریٹ جرنل" کے مطابق وزارت خزانہ نے رواں سال ایرانی تیل کی ترسیل کرنے والے 20 سے زائد جہازوں پر پابندیاں عائد کی ہیں، جس کے بعد وہ قبضے میں لیے جانے کے ممکنہ اہداف بن چکے ہیں۔ ادھر واشنگٹن میں قائم انسٹی ٹیوٹ فار سائنس اینڈ انٹرنیشنل سکیورٹی نے اطلاع دی ہے کہ سیٹلائٹ تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران کے اصفہان جوہری مقام کی طرف جانے والے تمام سرنگوں کے راستوں کو مٹی تلے دبا دیا گیا ہے۔ یہ اقدام اس تنصیب پر امریکی یا اسرائیلی حملوں کے خدشات کے پیشِ نظر ایران کی تشویش کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اپنے وفد کے ہمراہ واشنگٹن پہنچ چکے ہیں، جہاں وہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کریں گے۔ توقع ہے کہ ان کی بات چیت کا محور سکیورٹی اور علاقائی مسائل ہوں گے، جن میں سرِفہرست ایران اور فلسطینی علاقوں کی صورتحال ہے۔ وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر سے ملاقات سے قبل بنیامین نیتن یاہو نے اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر سے ملاقات کی، جس میں ایران کے ساتھ مذاکرات کی صورتحال اور کسی ممکنہ معاہدے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

اسرائیلی اخبار "یدیعوت آحرونوت" نے نیتن یاہو کے دفتر کے حوالے سے بتایا ہے کہ فریقین نے علاقائی امور پر بات کی، اور وٹکوف و کشنر نے گذشتہ جمعے کو ایران کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کے پہلے دور کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ بنیامین نیتن یاہو کا یہ دورہ واشنگٹن ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب مغربی کنارے میں حالیہ اسرائیلی اقدامات پر تناؤ پایا جاتا ہے اور دوسری جانب جوہری معاملے پر امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات بھی جاری ہیں۔

'مودی حکومت درج فہرست ذات وقبائل کے مرکزی بجٹ میں چوری کر رہی': کانگریس

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت پر درج فہرست ذات وقبائل کے بجٹ سے چوری کر اس رقم کو دیگر کاموں میں استعمال کرنے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ کانگریس کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان طبقات کے لیے گزشتہ کئی برسوں سے مخصوص منصوبوں کے بجٹ میں مسلسل کمی کی جا رہی ہے۔ کانگریس لیڈران نے مطالبہ کیا کہ مرکزی حکومت ایک مرکزی قانون لائے، تاکہ ایس سی-ایس ٹی کا بجٹ انہی کے لیے استعمال ہو اور ضائع نہ ہو جائے۔

اس معاملہ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کانگریس درج فہرست ذات ڈپارٹمنٹ کے صدر راجندر پال گوتم اور آدیواسی کانگریس کے قومی صدر ڈاکٹر وکرانت بھوریا نے بتایا کہ مودی حکومت کی جانب سے حال ہی میں پیش کیے گئے 58 لاکھ کروڑ روپے کے مجموعی بجٹ میں سے درج فہرست ذات کے لیے 400,96,1 کروڑ روپے اور درج فہرست قبائل کے لیے 089,41,1 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ لیکن گزشتہ چند برسوں کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کے بجٹ کا صرف 41 فیصد ہی حقیقی معنوں میں ان کی ترقی کے لیے استعمال ہوا ہے۔ 42 فیصد رقم عام منصوبوں میں اور 17 فیصد ایسی اسکیموں میں جا رہی ہے جن کا دلتوں اور قبائلیوں سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ راجندر پال گوتم نے میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ایس سی-ایس ٹی کے بجٹ میں سے یوریا سبسڈی کے لیے 584,14 کروڑ روپے، فرٹیلائزر سبسڈی کے لیے 804,6 کروڑ روپے، ٹیلی کام کمپنسیشن کے لیے 539,2 کروڑ روپے، انفراسٹرکچر مینٹیننس کے لیے 535,2 کروڑ روپے اور روڈ ورکس کے لیے 150,10 کروڑ روپے دیے گئے، جبکہ ایس سی-ایس ٹی برادری کے بیشتر لوگ بے زمین ہیں اور زرعی سبسڈی کا فائدہ انہیں نہیں ملتا۔

راجندر پال گوتم نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ان طبقات کے لیے گزشتہ کئی برسوں سے مخصوص منصوبوں کا بجٹ مسلسل گھٹ رہا ہے اور نظر ثانی شدہ بجٹ میں اسے مزید کم کر دیا جاتا ہے۔

ایران اپنے جوہری اور میزائل پروگراموں کے بارے میں معاہدہ کرنا چاہتا ہے: ٹرمپ

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز اس اعتماد کا اظہار کیا ہے کہ ایران اپنے جوہری اور بیلسٹک میزائل پروگرام کے حوالے سے واشنگٹن کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ ایسا نہ کرنا ایران کے لیے "حماقت" ہو گی۔ منگل کے روز "فوکس بزنس" کو دیے گئے انٹرویو میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ ایک بڑا بحری بیڑا ایران کی طرف بڑھ رہا ہے، اور ان کے خیال میں ایرانی حکام معاہدے کے خواہش مند ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ معاہدہ نہ کرنا ان کے حق میں بہتر نہیں ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم پہلے بھی ان کی جوہری صلاحیتوں کو نقصان پہنچا چکے ہیں اور اب بھی ایسا کر سکتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ معاہدہ "اچھا" ہونا چاہیے جس میں جوہری ہتھیاروں اور میزائلوں کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

اسرائیلی "چینل 12" سے گفتگو کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ نے انکشاف کیا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ایک نیا طیارہ بردار بحری جہاز بھیجنے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب واشنگٹن اور تہران نئی محاذ آرائی سے بچنے کے لیے مذاکرات کی بحالی کی تیاری کر رہے ہیں۔ سلطنت عمان نے گذشتہ ہفتے دونوں ممالک کے درمیان بات چیت میں سہولت کاری کی ہے، جسے ایرانی وزارت خارجہ نے مثبت قرار دیا ہے۔

امریکی حکام کے مطابق طیارہ بردار بحری جہاز "جارج واشنگٹن" یا "جارج ڈبلیو بش" کو خطے میں تعینات کیا جا سکتا ہے، جبکہ "فورڈ" کو بھی کیریبین سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔ واشنگٹن کی کوشش ہے کہ مذاکرات کا دائرہ کار صرف جوہری پروگرام تک محدود نہ رہے بلکہ ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام کو بھی لگام دی جائے، تاہم ایران کا موقف ہے کہ اس کا میزائل ذخیرہ ناقابلِ گفت و شنید ہے۔

توقع ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو بدھ کو واشنگٹن میں ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے دوران اس بات پر زور دیں گے کہ کسی بھی معاہدے میں ایرانی میزائلوں پر پابندیاں شامل ہونی چاہئیں۔ واشنگٹن کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ ایران 60 فی صد تک افزودہ یورینیم کے ذخیرے سے دست بردار ہو جائے۔ یاد رہے کہ گذشتہ سال مذاکرات کے پانچ دور ہوئے تھے جو یورینیم کی افزودگی کے معاملے پر اختلاف کی وجہ سے معطل ہو گئے تھے، تاہم ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایرانی تنصیبات پر حملوں کے بعد تہران کا دعویٰ ہے کہ اس نے افزودگی کی سرگرمیاں روک دی ہیں۔

استعفے کے مطالبات کے جلو میں اسٹامر کا عہدہ نہ چھوڑنے کا عزم

لندن (ایجنسی): برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹامر نے منگل کے روز اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ وہ برطانیہ کو "تبدیل" کرنے کے اپنے مشن سے کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ انہوں نے اسکاٹ لینڈ میں لیبر پارٹی کے رہنما اور پارٹی کی دیگر شخصیات کی جانب سے استعفے کے مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے اپنی اتھارٹی کو لاحق چیلنج کو نظر انداز کر دیا۔

جفری اپسٹین جیسے متنازع شخص کے ساتھ قریبی تعلقات کے باوجود پیٹر مینڈلسن کو واشنگٹن میں برطانوی سفیر مقرر کرنے پر کیئر اسٹامر کو شدید دباؤ کا سامنا ہے۔ اس صورتحال میں انہوں نے جارحانہ انداز اپناتے ہوئے لیبر پارٹی پر زور دیا کہ وہ داخلی تنازعات میں الجھنے کے بجائے اپنے "اصل دشمن" یعنی عوامی تحریک "ریفارم پارٹی" کا مقابلہ کرے۔

دہلی: روہنی میں کھلے نالے میں گرنے سے نوجوان کی موت

نئی دہلی (ایجنسی): دہلی کے روہنی سیکٹر 32 میں کالی مندر کے قریب کھلے نالے میں گرنے سے ایک مزدور کی موت ہو گئی۔ منگل یعنی 10 جنوری کو، دوپہر 2:36 بجے، بیگم پور پولیس اسٹیشن کو پی سی آر کال موصول ہوئی جس میں ایک نوجوان کے نالے میں گرنے کے بعد لاپتہ ہونے کی اطلاع ملی۔ جائے وقوعہ پر پہنچ کر دہلی پولیس، ڈی ڈی اے اور فائر ڈپارٹمنٹ کی ٹیموں نے فوری طور پر بچاؤ آپریشن شروع کیا۔ نوجوان کی لاش مل گئی اور لاش کو امبیڈکر اسپتال کے مردہ خانے میں لے جایا گیا۔ متوفی کی شناخت بہار کے رہنے والے 27 سالہ برجو کے طور پر کی گئی ہے۔ انتظامی لاپرواہی کی وجہ سے دہلی میں چار دنوں میں دو اموات ہوئی ہیں۔ پولیس کے مطابق، دو دوست بدھن داس اور برجو کمار رائے پیر یعنی 9 فروری کی شام تقریباً 7:30 بجے اپنی کچی بستی میں واپس آ رہے تھے۔

مدھیہ پردیش: اندور کے بھاگیرتھ پورہ میں مزید دو اموات

بھوپال (ایجنسی): مدھیہ پردیش کے شہر اندور کے علاقے بھاگیرتھ پورہ میں آلودہ پانی پینے کے باعث مزید دو افراد کی موت ہو گئی ہے، جس کے بعد ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 35 تک پہنچ گئی ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب اندور کو ملک کا سب سے صاف شہر قرار دیا جاتا رہا ہے، مگر اسی شہر میں آلودہ پانی کے سبب قیمتی جانیں ضائع ہونا تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق پیر کی رات 75 سالہ شالیگرام ٹھاکر اور منگل کی صبح دو سالہ ریا پرجاپتی نے دم توڑ دیا۔ شالیگرام ٹھاکر کی بیٹی مونا ٹھاکر نے بتایا کہ ان کے والد کو قے اور دست کی شکایت کے بعد 2 جنوری کو شیلبی اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ بعد ازاں انہیں بمبئی اسپتال منتقل کیا گیا جہاں کچھ دن زیر علاج رہنے کے بعد انہیں ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ مونا کے مطابق 18 برس قبل شالیگرام کو فالج کا حملہ ہوا تھا تاہم اس کے علاوہ انہیں کوئی سنگین عارضہ لاحق نہیں تھا۔ دوسری جانب بامبے اسپتال کے جنرل منیجر راہل پراشر نے کہا کہ مریض کو دل سے متعلق مسئلہ بھی درپیش تھا۔ دو سالہ ریا پرجاپتی کو بھی تقریباً دو ہفتے قبل قے اور دست کی شکایت کے باعث چاچا نہرو اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا جہاں منگل کی صبح اس کی موت واقع ہو گئی۔ خیال رہے کہ گزشتہ سال دسمبر میں اچانک بڑی تعداد میں لوگ بیمار پڑ گئے تھے، جن میں بچے اور بزرگ شامل تھے اور تب سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ اپوزیشن جماعت کانگریس نے ان اموات کو آلودہ پینے کے پانی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے ریاستی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ اندور میں کم از کم 35 افراد آلودہ پانی کے باعث جان کی بازی ہار چکے ہیں اور تازہ اموات نہایت افسوسناک ہیں۔

عرصہ دراز سے واقع مچھلی منڈی کو نگر پالیکا پریشد شہر کے ذریعہ منہدم کر دیا گیا

بارہ بنکی (نامہ نگار): شہر کے پولیس لائن روڈ پر ریلوے اسٹیشن کے قریب عرصہ دراز سے واقع مچھلی منڈی آج نگر پالیکا پریشد شہر کے ذریعہ بلڈوزروں نے منہدم کر کے عارضی طور پر تقریباً ایک کلومیٹر کی دوری پر مال گودام روڈ پر خالی پڑی اراضی پر ٹینٹ لگا کر دکانوں کو منتقل کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ شیشوں سے لیس 10 پختہ دکانوں کے مالکان کو جب نگر پالیکا کے ذریعہ ہٹانے کا نوٹس دیا گیا تو یہ لوگ ہائی کورٹ چلے گئے اور راحت طلب کی۔ انہدامی کارروائی کے دوران ایگزیکٹیو افسر سنجے شکلا نے بتایا کہ بس اسٹیشن سے ریلوے اسٹیشن تک سڑک چوڑی کرنے کا کام چل رہا ہے۔ اسکے مدنظر مچھلی منڈی کو شفٹ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مچھلی منڈی کی وجہ سے پیدا ہونے والی بدبو اور گندگی کے خلاف عام لوگ منڈی ہٹانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

ڈرائنگ بچوں کی تخلیقی سوچ ذہنی ارتقا اور خود اعتمادی کو مضبوط بنانے کا مؤثر ذریعہ ہے، مولانا آزاد میموریل اکادمی میں جلسہ تقسیم انعامات

لکھنؤ (پریس ریلیز):
مولانا آزاد میموریل اکادمی، لکھنؤ کے زیر اہتمام یوم جمہوریہ کے موقع پر ہوئے مختلف موضوعات پر مبنی پروگرام کے تحت بچوں کے لیے ایک ڈرائنگ مقابلے کا انعقاد کیا، جس میں طلبہ وطالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کر کے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔ مقابلے کے نتائج کے مطابق آسیہ خاتون نے اول، محمد فاضل نے دوم جبکہ وبھا اور آسیہ خان نے مشترکہ طور پر سوم پوزیشن حاصل کی۔ کامیاب بچوں کو نقد انعامات اور سرٹیفکیٹ دیے گئے، جبکہ تمام شریک بچوں کو کنسولیشن انعامات سے نوازا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی گروپ کیپٹن جناب دنیش چندر جی تھے۔ اس موقع پر اکادمی کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کہا کہ مولانا آزاد میموریل اکادمی بچوں کی ہمہ جہت نشوونما کے لیے تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تخلیقی پروگراموں کو بھی مسلسل فروغ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈرائنگ بچوں کی تخلیقی سوچ، ذہنی ارتقا اور خود اعتمادی کو مضبوط بنانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ مہمانِ خصوصی گروپ کیپٹن دنیش چندر جی نے اکادمی کی تخلیقی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے مقابلے بچوں میں مثبت سوچ، نظم وضبط اور قومی اقدار کو فروغ دیتے ہیں۔ آخر میں گروپ کیپٹن دنیش چندر جی اور ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے مشترکہ طور پر بچوں میں انعامات تقسیم کیے اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔

بجٹ میں غریبوں، کسانوں اور نوجوانوں کیلئے کچھ نہیں، عوام کو گمراہ کرنے والا بجٹ ہے

بی جے پی حکومت کا آخری اور الوداعی بجٹ ہے: اکھلیش، ''حکومت عوام کو خوابوں کا امرت پلا رہی ہے'': شیو پال

لکھنؤ (ایجنسی):
سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ یہ بی جے پی حکومت کا آخری اور الوداعی بجٹ ہے۔ بی جے پی عوام سے اپنے وعدوں کو بھول گئی ہے۔ یہ محض اعداد وشمار اور پروپیگنڈے سے عوام کو گمراہ کر رہا ہے۔ اس بجٹ میں عوام کی بھلائی کے لیے کچھ نہیں ہے۔ بی جے پی عوامی جذبات سے کھیل رہی ہے۔ بجٹ میں غریبوں، کسانوں اور نوجوانوں کے لیے کچھ نہیں ہے۔ بجٹ اتنا بڑا ہے تو مہنگائی کم کیوں نہیں ہوئی؟ بے روزگاری کا خاتمہ کیوں نہیں ہوا؟ مسٹر اکھلیش یادو نے آج سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس کا آغاز ایک پہیلی کے ساتھ کیا اور کہا کہ جب بھی منہ کھولا، برابولا کی پہیلی بی جے پی حکومت پر بالکل فٹ بیٹھتی ہے۔ بی جے پی حکومت کا یہ الوداعی بجٹ صرف الجھانے کے لیے ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت میں بیٹھے لوگ نااہل ہیں، حکومت بجٹ خرچ کرنے سے قاصر ہے۔ یہ حکومت اب تک پچھلے بجٹ کا 50 فیصد بھی خرچ نہیں کر سکی۔ حکومت بجٹ میں جو اعداد وشمار دکھا رہی ہے وہ جی ایس ڈی پی کا حقیقی ڈیٹا نہیں ہے، یہ محض ایک تخمینہ ہے۔ حکومت ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت کا خواب دکھا رہی ہے۔ لیکن وہ فیصلے کرنے سے قاصر ہے جو اس کے لیے لیے جانے چاہئیں۔ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی اور آمریت اپنے عروج پر ہے۔
مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ٹریلین ڈالر کی معیشت کے لیے جی ایس ڈی پی 90 لاکھ کروڑ روپے اور ترقی کی شرح 30 فیصد ہونی چاہیے۔ جب حتمی بجٹ پیش ہو چکا ہے تو 90 لاکھ کروڑ روپے کا جی ایس ٹی ڈی پی کہاں سے آئے گا؟ یہ حکومت زراعت اور درمیانے درجے کی صنعتوں کو سپورٹ نہیں کر رہی ہے۔ صحت اور تعلیم کا برا حال ہے۔ اتر پردیش کی فی کس آمدنی ملک کی دیگر ریاستوں کے مقابلے دوسرے نمبر پر ہے۔ حکومت کو ان غریبوں کی فی کس آمدنی کی وضاحت کرنی چاہیے جنہیں راشن فراہم کیا جا رہا ہے۔
مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ پچھلے دس سالوں میں 1 لاکھ کروڑ اور وہ بھی زمین پر نظر نہیں آ رہا ہے۔ بجٹ میں بے روزگاری سے نمٹنے کے لیے کوئی وژن نہیں ہے۔ نوجوان مایوس اور مایوس ہیں۔ نوجوانوں کو بے روزگاری سے نکالنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ امریکہ کے ساتھ جو تجارتی معاہدہ کیا جا رہا ہے اس کا سب سے زیادہ اثر کسانوں، چھوٹی اور درمیانی صنعتوں پر پڑے گا۔ یہ حکومت اس کے لیے تیار نہیں ہے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ یوپی بجٹ میں کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے پر کوئی بحث نہیں ہے۔ کسانوں کو ان کی فصلوں کے لیے ایم ایس پی کی قانونی ضمانت نہیں ملی ہے۔ MSMEs کے بارے میں صرف بڑی باتیں ہو رہی ہیں، لیکن ان کے لیے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی نہیں ہے۔ ریاست میں 2.8 ملین MSME رجسٹرڈ نہیں ہیں۔ سرکاری اسکیمیں ان تک نہیں پہنچتی ہیں۔
مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے صحت کے شعبے کو برباد کر دیا ہے۔ حکومت کا مقصد محکمہ صحت کو ٹھپ کرنا ہے جس سے لوگ پرائیویٹ اسپتالوں میں علاج کرانے پر مجبور ہیں۔ حکومت طبی اداروں کو ضروری مدد فراہم نہیں کر رہی۔ ہسپتالوں کی حالت خستہ ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت نے اتر پردیش میں دونوں ایمس کے لیے کتنا بجٹ مختص کیا؟ مین پوری سمیت کئی اضلاع میں بچوں کو غلط دوا دی گئی۔ کوڈین کھانسی کے شربت کے بعد اب Liv-52 کے حوالے سے ایک نئی کہانی سامنے آئی ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ اس حکومت نے سماج وادی پارٹی کی حکومت کے ذریعہ بنائے گئے پولیس انفراسٹرکچر کو تباہ کر دیا ہے۔ پولیس کی حالت اب کچھ یوں ہے کہ "پولیس اچھی پوزیشن میں ہے، لیکن پولیس کی حالت خراب ہے۔ ایف آئی آر درج نہ ہونے کی بڑے پیمانے پر شکایات ہیں۔"
مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ پہلے پولیس اور مجرم دو ٹیمیں تھیں، لیکن بی جے پی کی بدعنوانی کی وجہ سے پولیس اور مجرم ایک ٹیم بن گئے ہیں، بی جے پی اس کی کپتان ہے۔ پہلی بار منظم جرائم میں حکومت اور پولیس کے ساتھ ساتھ جرائم پیشہ افراد بھی شامل ہوئے ہیں۔ اتر پردیش میں منظم جرائم عروج پر ہیں۔ بی جے پی اور پولیس منظم جرائم کے مترادف بن چکے ہیں۔ پولیس کا کوئی خوف باقی نہیں رہا۔

انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے اپنے منشور میں کسانوں کے لیے مفت بجلی، 5,000 کروڑ روپے کی آبپاشی اسکیم، 25,000 کروڑ روپے کے سردار پٹیل ایگرو مشن، 2,000 نئی بسوں کے ذریعے دیہاتوں کو بس کی سہولت، 1000 کروڑ روپے کی اسکیم کا وعدہ کیا تھا تاکہ کسانوں کو کم سے کم قیمت فراہم کی جا سکے، کسانوں کو چینی کی فصلوں کے لیے 4000 روپے کی ادائیگی اور فصلوں کی قیمتوں میں اضافہ کیا جائے۔ دن، دوسری صورت میں سود کے ساتھ ادائیگی. ہولی اور دیوالی کے موقع پر اجولا کے تمام استفادہ کنندگان کو دو مفت سلنڈر اور کاشی، میرٹھ، جھانسی اور پریاگ راج میں میٹرو ریل چلانا۔
مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت اپنا آخری بجٹ پیش کر چکی ہے، لیکن ان اعلانات کا کیا ہوا؟ بی جے پی حکومت ان وعدوں کو کب پورا کرے گی؟ کیا ان وعدوں کے لیے بجٹ مختص کیا گیا ہے؟ کاشی میں میٹرو بناتے ہوئے بی جے پی اب پانی پر میٹرو بنانے کا اعلان کر رہی ہے۔ دہلی حکومت اس سے بھی بڑے دعوے کر رہی ہے۔ لیکن وزیر اعظم کے حلقے میں میٹرو نہ بن سکی۔ کاشی میں میٹرو اس لیے نہیں بنی کیونکہ وزیر اعلیٰ کے حلقے میں یہ ممکن نہیں تھی۔ لکھنؤ میٹرو اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اسے سماج وادی حکومت کے دوران منظور اور بنایا گیا تھا۔ اس سے آگے نہیں بڑھی۔
مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں ناانصافی اور ظلم اپنے عروج پر ہے۔ شنکراچاریہ کو گنگا میں نہانے سے روک دیا گیا۔ جس نے شنکراچاریہ کو گنگا میں نہانے سے روکا اور قدیم روایت کو توڑا وہ سناتنی نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دین میں ایک اصول ہے کہ جو گناہ کرے گا وہ اس کے نتائج بھگتیں گے۔ جو لوگ ان گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں انہیں اسی زندگی میں، اسی جگہ پر نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ حساب لے گا۔ بی جے پی حکومت نے کاشی میں مانیکرنیکا گھاٹ کو منہدم کر دیا۔ قابل احترام اہلیہ بائی ہولکر کا مجسمہ توڑ دیا گیا۔ سناتن دھرم کی حفاظت کے بجائے اسے منہدم کر دیا۔ دال منڈی میں دکانیں گرانے کے لیے بلڈوزر کا استعمال کیا گیا۔ بی جے پی کسی کی دوست نہیں ہے۔ اس حکومت کی بہت سی غلطیاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کے لیے کچھ نہیں کیا گیا۔ ڈائل 100 کو ڈائل 112 میں تبدیل کر کے برباد کر دیا گیا۔ بندہ میں اہلکاروں نے ایک مافیا کو جیل سے رہا کر دیا کیونکہ انہیں سماج وادی پارٹی کی حکومت آنے کا خوف ہے۔ اس حکومت میں پولیس کی کمائی معمولی نہیں ہے۔ کانپور میں ایک افسر نے سو کروڑ روپے کمائے۔ پولیس ڈیل کرتی ہے اور انہیں جانے دیتی ہے۔ بی جے پی حکومت میں پولیس نے ضمنی انتخابات میں ڈاکہ ڈالا ہے۔ انہیں لوٹنے کے لیے خصوصی افسران مقرر کیے گئے۔ بی جے پی حکومت نے ریاست کی ہر اچھی چیز کو برباد کر دیا ہے۔ مرکزی حکومت نے ملک کی مارکیٹ بڑے پیمانے پر چین کے حوالے کر دی۔ اب اس نے امریکہ کو دے دیا ہے۔ اس نے غیر ملکیوں کے لیے بازار کھول دیا ہے۔ یہ کوئی ڈیل نہیں ہے، یہ ایک نرمی ہے۔ بی جے پی نے ملک کی پوری خارجہ پالیسی کو الجھا دیا ہے۔ ہندوستان نے کبھی ڈبلیو ٹی او میں اپنی مارکیٹ کھولی تھی، لیکن آج بی جے پی نے پوری مارکیٹ کو ہی دے دیا ہے۔ اب ملک کے عوام کو فیصلہ کرنا ہے کہ ہندوستان کو کونسا رخ اختیار کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سماجوادیوں کے دکھائے گئے راستے پر چلتے ہوئے ملک خوشحالی اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت امریکہ کے ساتھ ڈیل کو کیوں چھپا رہی ہے اور واضح طور پر یہ کیوں نہیں بتا رہی کہ کیا ملے گا؟ اس حکومت نے امریکہ سے 500 بلین ڈالر کا سامان خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔

اودھ کی علمی وتہذیبی وراثت پر منظم تحقیق وقت کی اہم ضرورت: پروفیسر عزیز الدین

خواجہ یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کی جانب سے منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی سمینار کا اختتام

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے زیر اہتمام منعقدہ "عربی اور اسلامی مطالعات میں اودھ کا کردار" کے جیسے اہم، وقیع اور فکر انگیز موضوع پر منعقد ہونے والے دو روزہ بین الاقوامی سمینار کا اختتام اٹل آڈیٹوریم میں نہایت وقار، علمی سنجیدگی اور شاندار انداز میں عمل میں آیا۔ اس عالمی سمینار میں ملک اور بیرون ملک سے تعلق رکھنے والے ممتاز علما، محققین، دانشوروں اور ماہرین علوم نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور اپنے قیمتی علمی افکار سے سامعین کو فیضیاب کیا۔ سمینار کے پہلے دن مختلف علمی نشستوں کے دوران اودھ کے خطے میں عربی ادب، اسلامی علوم اور اس کے ہمہ جہت علمی، ادبی، تہذیبی اور ثقافتی کردار پر نہایت جامع، معنی خیز اور فکر انگیز مباحثے ہوئے۔ ان نشستوں میں نہ صرف اودھ کی علمی وتہذیبی فضا کی تشکیل اور اس کی تاریخی اہمیت کو اجاگر کیا گیا بلکہ متعدد نئے زاویہ ہائے فکر اور تازہ سوالات بھی سامنے آئے جنہوں نے مستقبل میں مزید تحقیقی وتنقیدی کام کی راہیں ہموار کیں۔ شرکا نے اس بات پر زور دیا کہ اودھ کی علمی روایت محض ماضی کا سرمایہ نہیں بلکہ عصرِ حاضر کے علمی مباحث میں بھی رہنمائی فراہم کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے۔
اس بین الاقوامی سمینار کے اختتامی اجلاس کی صدارت اور مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے معروف مؤرخ اور ممتاز عالم دین پروفیسر عزیز الدین نے اپنے جامع اور بصیرت افروز خطاب میں مقالہ نگاروں کی پیش کردہ تحقیقات کا نہ صرف گہرائی سے جائزہ لیا بلکہ ان کے مختلف علمی وفکری پہلوؤں، ابعاد اور جہات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انھوں نے سمینار کے موضوع کی وسعت، معنویت اور انفرادیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ "عربی اور اسلامی مطالعات میں اودھ کا کردار" یک ایسا ہمہ گیر اور زرخیز موضوع ہے جس پر مسلسل، منظم اور عمیق تحقیق کی اشد ضرورت ہے۔ انھوں نے اس امر پر زور دیا کہ اس موضوع پر مزید سیمینارز، ورکشاپس اور تحقیقی منصوبے ترتیب دیے جائیں تاکہ اودھ کی علمی وتہذیبی خدمات کو نہ صرف محفوظ کیا جا سکے بلکہ عالمی سطح پر بھی مؤثر طور پر متعارف کرایا جا سکے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ایسے علمی اجتماعات نہ صرف تحقیق کے نئے دروا کرتے ہیں بلکہ اہل علم و دانش کو ایک دوسرے کے تجربات اور افکار سے استفادہ کا موقع بھی فراہم کرتے ہیں جو علمی ارتقا اور فکری بالیدگی کے لیے ناگزیر ہے۔ اس موقع پر پروفیسر عبید اللہ فہد نے سمینار کی کامیابی کو سراہتے ہوئے کہا کہ سیمیناروں میں سوال و جواب کے سیشن کو مزید فروغ دیا جانا چاہیے تاکہ علمی گفتگو زیادہ بامعنی اور گہرائی اختیار کر سکے۔ اور نئے مباحث اور تازہ سوالات جنم لے سکیں اور ان پر گہرائی سے بات کی جا سکے۔ پروفیسر مجیب الرحمٰن نے سمینار کو نہایت کامیاب، معیاری اور بامقصد قرار دیتے ہوئے منتظمین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ یہ علمی اجتماع اودھ کی تہذیب وثقافت کے سنجیدہ مطالعے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا اور مستقبل کی تحقیقی کاوشوں کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرے گا۔ پروفیسر ثناء اللہ نے اپنے خطاب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا خصوصی طور پر ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان اہل قلم نے اودھ کی تاریخ، تہذیب اور علمی روایت پر گراں قدر اور بیش بہا علمی سرمایہ چھوڑا ہے جو آج بھی محققین کے لیے رہنمائی کا اہم ذریعہ ہے۔ دیگر مقررین میں عبدالرقیب صاحب، ڈاکٹر شرف عالم اور پروفیسر کفیل احمد قاسمی شامل تھے جنہوں نے سمینار کی ہمہ جہت کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے یونیورسٹی کے مثالی انتظامات، شاندار مہمان نوازی اور اعلیٰ سطحی علمی ماحول کی بھرپور ستائش کی۔ شعبۂ عربی کے صدر اور لیگل اسٹڈیز کے ڈین پروفیسر مسعود عالم نے کلمات تشکر ادا کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ سمینار میں پچاس سے زائد تحقیقی مقالات پیش کیے گئے جن میں اودھ کے ممتاز علما اور دانشوروں کی علمی خدمات پر خصوصی روشنی ڈالی گئی۔ اانھوں نے مزید کہا کہ اس سیمینار میں پڑھے گئے مقالات کو جلد ہی کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ اس اختتامی اجلاس کی نظامت شعبۂ عربی کے استاذ ڈاکٹر مزمل نے فرائض کو انجام دیا۔ اس موقع پر پروفیسر ثوبان سعید، پروفیسر فخر عالم، ڈاکٹر نلنی مشرا، ڈاکٹر نیرج شکلا، ڈاکٹر پیوش ترویدی، ڈاکٹر عائشہ شہناز، ڈاکٹر مدثر، ڈاکٹر شچیندر شیکھر، ڈاکٹر محمد نصیب کے علاوہ دیگر اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔

ایرانی قیادت اور مقدس مقامات کیخلاف کسی بھی جارحیت کو برداشت نہیں کیا جائے گا: مولانا کلب جواد نقوی

یوپی پریس کلب میں 'امن وآشتی کی حمایت، ظلم وناانصافی کی مخالفت' کے بینر پر 'امن وانصاف تحریک' کے زیر اہتمام پریس کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ (پریس ریلیز):
'امن و انصاف تحریک' کے زیر اہتمام آج اتر پردیش پریس کلب لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس بعنوان 'امن وآشتی کی حمایت، ظلم وناانصافی کی مخالفت' منعقد ہوئی جس میں مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی، ادارہ تنظیم المکاتب کے سکریٹری مولانا صفی حیدر زیدی اور معروف عالم مولانا جہانگیر عالم قاسمی سمیت متعدد مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی اور عالمی سطح پر پھیلی ہوئی بدامنی اور انصاف کی پامالی پر تشویش کا اظہار کیا۔ خاص طور پر امریکی آمریت اور اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی گئی۔
ابتدا میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا صفی حیدر زیدی نے کہا کہ ہم آج اس مقصد کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ امن وآشتی کی حمایت اور عالمی سطح پر پر جاری ظلم وناانصافی کی مخالفت کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ہمارا ملک ہندوستان ہمیشہ امن کا حامی اور جنگ کا مخالف رہا ہے اس لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں تاکہ اپنے ملک کے باشندوں کے ساتھ مل کر امن اور اتحاد کا پیغام عام کیا جائے۔ ہم اس راہ میں مسلسل کوششیں کر رہے ہیں کہ سبھی مذاہب کے ماننے والے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر دنیا میں پھیلی ہوئی بدامنی اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد کریں۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے ملک میں انصاف اور امن کے لئے آواز اٹھانے والے کم نہیں ہیں، اس لئے ہم سب کو ایک ساتھ لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انصاف اور امن کبھی جارحیت سے قائم نہیں ہوسکتا۔ آج استعماری طاقتیں طاقت کے نشے میں دنیا کا امن برباد کرنے پر تلی ہیں۔ خاص طور پر جس طرح ایران کو دھمکیاں دی جا رہی ہیں وہ آمریت کی کھلی دلیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس موقع پر 'قومی امن مہم' کا اعلان کرتے ہیں جس کے ذریعہ ہم قومی سطح پر دستخطی مہم، احتجاجات، کانفرنسوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے اس جارحانہ طرز عمل کے خلاف منظم اور مسلسل آواز بلند کریں گے۔ یہ کسی ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے۔ اگر آج ایک ملک کی قیادت کو نشانہ بنایا گیا تو کل کوئی بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ ہم ایران کے عوام اور اس کی قیادت کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں اور ہر قسم کی دھمکی آمیز سیاست کو مسترد کرتے ہیں۔
پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا کلب جواد نقوی نے کہا کہ دنیا کی موجودہ صورت حال انتہائی تشویش ناک ہے۔ عالمی طاقتیں دنیا میں بدامنی اور جنگ کا فروغ چاہتی ہیں جس کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بھی کچھ طاقتوں نے دنیا پر قبضہ کر کے اپنی کالونی قائم کر لی تھی۔ انہوں نے کمزور ملکوں پر قبضہ کر کے ان کے قدرتی ذخائر اور معدنیات کو اپنے کنٹرول میں لے لیا تھا، آج بھی یہی کوشش ہو رہی ہے کہ کمزور ملکوں پر قبضہ کر کے ان کے قدرتی ذخائر اور معدنیات کو اپنے کنٹرول میں لے لیا جائے۔ ان طاقتوں نے الگ الگ بہانوں سے افغانستان، عراق، شام اور لیبیا کو تباہ کر دیا اور اب ان کی ناپاک نظریں ایران کی طرف اٹھ رہی ہیں۔ مولانا نے کہا کہ جس طرح وینزویلا کے صدر کو امریکہ نے اغوا کیا اس کی عالمی سطح پر مخالفت ہونی چاہیے تھی مگر افسوس دنیا خاموش تماشائی بنی رہی۔ وینزویلا پر قبضے کا اصل مقصد تیل کے ذخائر کو اپنے استعمال میں لینا تھا۔ اس وقت دنیا میں تیل پر قبضے کی جنگ ہے جس میں امریکہ پیش پیش ہے۔ مولانا نے کہا کہ امریکی صدر جس طرح ایک خودمختار اور جمہوری ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہا ہے اس کی مذمت ہونی چاہیے۔ امریکی صدر نے رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ خامنہ ای کو اغوا کرنے اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں، جس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم ہرگز یہ برداشت نہیں کریں گے کہ ایران کی قیادت کو نشانہ بنایا جائے یا ہمارے مقدس مذہبی مقامات پر حملے کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر عراق یا ایران میں ہماری مذہبی قیادت اور مقدس مقامات پر حملے کئے گئے تو ہم ہندوستان میں کسی بھی مقدس مذہبی مقام پر کسی امریکی اور اسرائیلی کو نہیں آنے دیں گے، یہ بات ہم اپنی حکومت سے بھی کہنا چاہتے ہیں۔ مولانا نے قومی میڈیا کے رویے کی مذمت کی اور کہا کہ میڈیا کی ذمہ داری سچائی کی حمایت ہے مگر میڈیا اپنی ذمہ داری نبھانے کے بجائے امریکہ اور اسرائیل کی آمریت کا ساتھ دے رہا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل جس کو آتنک وادی کہتے ہیں میڈیا بھی اسی کو آتنک وادی کہنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ رویہ ذہنی اور فکری غلامی کی نشاندہی کرتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ جو ملک پوری دنیا میں دہشت گردی کو فروغ دے رہے ہیں ان کی مذمت کے بجائے میڈیا کبھی آیت اللہ خامنہ ای کی اہانت کرتا ہے جو ناقابل برداشت ہے اور کبھی سید حسن نصر اللہ اور قاسم سلیمانی کو دہشت گرد کہتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ غزہ میں اسرائیل نے سینکڑوں صحافیوں کو قتل کر دیا مگر میڈیا مذمت سے گریز کرتا ہے۔ اسرائیل فلسطینیوں کی زمین پر قابض ہے اور مسلسل ان کی نسل کشی کر رہا ہے مگر فلسطینیوں کے حق کی بات کرنے کے بجائے اسرائیلیوں کی مظلومیت کا مرثیہ پڑھا جا رہا ہے۔ اگر میڈیا نے اپنے رویے میں تبدیلی نہیں کی تو ہم احتجاج کریں گے۔ مولانا نے سلامتی کونسل میں ایران کے حق میں ووٹ کرنے پر ہندوستانی سرکار کا بھی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ بھارت کو فلسطین اور ایران کے حق میں اپنے دیرینہ موقف پر قائم رہنا چاہیے، یہی ہمارا مطالبہ ہے۔ مولانا نے پاکستان کے پایۂ تخت اسلام آباد کی جامع مسجد میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کی بھی مذمت کی اور کہا کہ پاکستان میں سرکار اور فوج کی سرپرستی میں شیعوں کی نسل کشی کی جا رہی ہے مگر دنیا خاموش ہے۔ خاص طور پر ہمارے ملک کے علما اور مفتی شیعہ نسل کشی پر چپ ہیں جس سے دہشت گردوں کے حوصلوں کو تقویت ملتی ہے۔

مولانا جہانگیر عالم قاسمی نے کہا کہ ظلم کہیں بھی ہو اور کسی پر بھی ہو رہا ہو اس کی مذمت ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں شیعہ نسل کشی قابل مذمت ہے جس پر دنیا کو بیدار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں دہشت گردی کا فروغ امریکہ اور اسرائیل کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے غزہ میں معصوم بچوں اور بے گناہوں کا قتل عام کیا۔ نتن یاہو اور ٹرمپ انسانیت کے مجرم ہیں جنہیں ہرگز معاف نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا نے کہا کہ جب تک امریکہ اور اسرائیل جیسی طاقتیں سرگرم ہیں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے امریکی صدر کے ذریعہ ایران کی قیادت کو قتل اور اغوا کی دی جا رہی دھمکیوں کو بھی ناقابل برداشت قرار دیا اور عالم اسلام نیز دنیا کے تمام امن پسند انسانوں سے استعماری طاقتوں کے خلاف متحد ہونے کی اپیل کی۔

قرآن سیکھنا اور سکھانا بہترین عمل ہے: عبدالوکیل ندوی

عادل نگر میں تقریبِ تکمیلِ قرآن، طلبہ کو انعامات سے سرفراز

لکھنؤ (پریس ریلیز): کرسی روڈ عادل نگر میں واقع مدرسہ مکتب تحفیظ القرآن میں تقریبِ تکمیلِ قرآن کا انعقاد ہوا، جس میں طلبہ و طالبات کو قرآن کریم مکمل کرنے پر انعامات و اعزازات سے نوازا گیا۔ تقریب میں علما، اساتذہ، والدین اور اہلِ محلہ کی بڑی تعداد شریک رہی۔
اس موقع پر مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بندوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔" انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کا جتنا احترام دلوں اور دماغوں میں ہوگا اسی قدر آسانی سے قرآن سینوں میں محفوظ ہوگا۔ قرآن پڑھنے اور سیکھنے پر بے شمار ثواب ملتا ہے اور اس سے قربِ الٰہی اور محبتِ رسول ﷺ نصیب ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حافظِ قرآن کے والدین کو بھی بڑا اجر ملتا ہے اور اس کی برکت سے مرحوم رشتہ داروں کی مغفرت و بخشش کا سبب بنتا ہے۔ قاری بدرالدین ندوی استادِ حفظ نے قرآن کی عظمت واہمیت بیان کرتے ہوئے طلبہ کو اخلاص اور محنت کے ساتھ قرآن سے تعلق مضبوط رکھنے کی تلقین کی۔ قاری محمد ہارون استاد مدرسہ عرفانیہ نے وراثت و میراث کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جہیز سے زیادہ ضروری ہے کہ بہنوں اور بیٹیوں کو شرعی طور پر ان کا میراثی حق دیا جائے۔ جلسے کی نظامت محمد اکرام ندوی اور نجم الدین ندوی نے مشترکہ طور پر کی۔ کنو ینز وامام قاری محمد کاشان نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب میں والدین، سرپرست، خواتین، حضرات اور بچوں کی بڑی تعداد موجود رہی اور آخر میں دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اینٹوں سے بھری ٹریکٹر وین سے ٹکرائی، ایک کی موت اور تین شدید زخمی

کاکوری (ایجنسی): منگل کی دیر رات، دبگہ کے ہردوئی روڈ پر مچھلی بازار کے قریب، ملیح آباد کی طرف سے آنے والی ایک تیز رفتار ٹریکٹر ٹرالی، ایک آنے والی وین سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ وین مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور چار مسافر شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں تشویشناک حالت میں ٹراما سینٹر لے جایا گیا، جہاں علاج کے دوران ایک کی موت ہوگئی، جب کہ تین افراد تشویشناک حالت میں زیر علاج ہیں۔ سینئر سب انسپکٹر راکیش پٹیل کے مطابق وین میں سوار ایک مسافر سنجے سنگھ کی علاج کے دوران موت ہوگئی۔ پپو کشیپ، ہرش سنگھ، اور پپو سنگھ شدید زخمی ہیں اور ان کا ٹراما سینٹر میں علاج چل رہا ہے۔ زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ متوفی کے داماد آدتیہ پرتاپ نے بتایا کہ ہردوئی روڈ پر تیز رفتاری اور بے قابو ٹریکٹر ٹرالیوں کی وجہ سے اکثر حادثات پیش آ رہے ہیں۔ اس نے الزام لگایا کہ سڑک چوڑی ہونے کے باوجود ڈیوائیڈر نہ ہونے کی وجہ سے اکثر حادثات ہوتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں اس کے سسر کی موت واقع ہوتی ہے۔ پولیس نے ٹریکٹر ٹرالی کو قبضے میں لے کر مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

بینک تنازعہ: آستھا سنگھ کے جواب میں ریتو نے کہا 'کیا برہمن ہونا گناہ ہے؟ ہاں، میں برہمن ہوں'

لکھنؤ/کانپور (ایجنسی): کانپور کے ایچ ڈی ایف سی بینک کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے اور بینک کے اس تنازعہ نے بہت خراب شکل اختیار کر لی ہے۔ ویڈیو میں بینک ملازم آستھا سنگھ غصے سے یہ کہتے ہوئے نظر آ رہی ہیں کہ 'میں ٹھاکر ہوں'۔ اب وائرل ویڈیو کا دوسرا رخ بھی سامنے آ گیا ہے۔ یہ بیان ریتو ترپاٹھی کا ہے جو بینک میں کام کرتی تھیں اور وہ استعفیٰ دینے وہاں آئی ہوئی تھیں۔ اے بی پی نیوز سے بات کرتے ہوئے ریتو ترپاٹھی اور ان کے شوہر نے کہا کہ وہ بینک کے رویہ سے پریشان تھے۔ اے بی پی نیوز سے بات چیت میں ان کا کہنا تھا کہ بینک منیجر اور کلسٹر ہیڈ کا رویہ بھی نامناسب تھا جس کی وجہ سے انہوں نے استعفیٰ دیا۔ ریتو نے دعویٰ کیا کہ اس دن جو کچھ ہوا اس میں سب سے پہلے آستھا نے بدتمیزی کی۔ ریتو کے شوہر نے روتے ہوئے پوچھا، کیا برہمن ہونا گناہ ہے؟ ہاں، میں برہمن ہوں۔" ریتو نے کہا، "اگر وہ ٹھاکر ہے، تو میں برہمن ہوں۔" ریتو نے کہا کہ اصل مسئلہ نئے سال کے جشن سے شروع ہوا تھا۔ انہوں نے بینک کے سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھنے کی بات کہی ہے اور انہوں نے اپنی نند کا بھی ذکر کیا۔ ریتو کے شوہر نے کہا کہ کوئی بھی بھائی اپنی بہن کی تزلیل ہوتے نہیں سن سکتا ہے۔ ویڈیو وائرل ہونے کے بعد آستھا سنگھ نے کہا، "یہ معاملہ اس طرح سے پیش نہیں آیا جس طرح اسے پیش کیا گیا ہے۔ یہ معاملہ کسی گاہک سے متعلق نہیں ہے۔ یہ ہمارے ساتھ کام کرنے والی خاتون ملازم کے شوہر سے متعلق ہے۔"

تاجر کو انکاؤنٹر کا خوف دکھا کر 20 لاکھ روپئے وصولنے پر معطل 2 سب انسپکٹر فرار، پولیس کر رہی تلاش!

لکھنؤ (ایجنسی): میرٹھ کے لوہیا نگر تھانے میں ایک مبینہ مخبر کی اطلاع پر دو سب انسپکٹروں کے ذریعہ ایک مسلم تاجر کو اغوا کرنے، اس سے 20 لاکھ روپئے وصول کر فرار ہونے کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے۔ معلومات کے مطابق میرٹھ کے لوہیا نگر تھانے میں تعینات 2003 بیچ کے 2 سب انسپکٹروں نے مخبر کے ساتھ مل کر لساڑی گیٹ کے مشہور دھاگہ تاجر کو اغوا کیا، پھر انکاؤنٹر کا خوف دکھا کر اس سے 20 لاکھ روپئے وصول کر لیے۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی، ملزم پولیس افسران کے ذریعہ دوبارہ 10 لاکھ روپے مانگے جانے پر متاثرہ نے سینئر افسران سے شکایت کر دی، جس کے بعد معاملے کا انکشاف ہوا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے دونوں سب انسپکٹروں کو معطل کر دیا ہے۔ تاہم واقعہ کے بعد دونوں فرار ہو گئے، انہیں تلاش کرنے کے لیے پولیس کی ٹیمیں چھاپے ماری کر رہی ہیں۔
یہ واقعہ چند روز قبل اس وقت سامنے آیا جب سب انسپکٹرز کو زمین کے عوض بڑی رقم منتقل ہونے کی اطلاع پر تاجر کو سونا اسمگلنگ میں پھنسانے کی دھمکی دی۔ انہوں نے 20 لاکھ روپے وصول کر لئے اور دوبارہ 10 لاکھ روپے مانگنے پر متاثرہ نے افسران سے شکایت کر دی۔ خفیہ تفتیش اور موبائل لوکیشن کی بنیاد پر جرم ثابت ہونے کے بعد ایس ایس پی نے دونوں پولیس افسران کے خلاف مقدمہ درج کر کے چھاپہ ماری شروع کر دی ہے۔ معلوم ہو کہ متاثرہ کا میرٹھ اور دبئی میں امپورٹ ایکسپورٹ کا بڑا کاروبار ہے۔ اس نے حال ہی میں زمین فروخت کی تھی جس کی خبر ایک مبینہ مخبر کو لگ گئی۔ مخبر نے لالچ میں آ کر لوہیا نگر تھانے کے دو سب انسپکٹروں کے ساتھ مل کر رقم وصولی کا جال بچھایا۔ سب انسپکٹروں نے تاجر کو اغوا کیا اور سونے کی اسمگلنگ کے معاملے میں جیل بھیجنے کی دھمکیاں دیں۔ خوف زدہ تاجر نے اس وقت 20 لاکھ روپئے دے دیئے۔
جب سب انسپکٹروں کی لالچ بڑھی اور انہوں نے مزید 10 لاکھ روپے مانگے تو تاجر نے ایس ایس پی اور ایس پی سٹی سے مدد مانگی۔ پولیس کی خفیہ جانچ میں الیکٹرانک سرویلنس کا سہارا لیا گیا۔ تفتیش میں انکشاف ہوا کہ رقم وصولی کے دن تینوں کے موبائل لوکیشن ایک ہی جگہ پر تھے۔ کچھ ویڈیو فوٹیج بھی ملیں جس میں تاجر کو اغوا کر کے گھمایا جا رہا تھا۔ ان کی شناخت کی تصدیق ہوتے ہی دونوں سب انسپکٹر موقع سے فرار ہو گئے۔ 'آج تک' کی نیوز کے مطابق میرٹھ کے ایس ایس پی اویناش پانڈے نے معاملے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ملزم سب انسپکٹروں کی شناخت لوہیا نگر تھانے کے اہلکاروں کے طور پر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ پولیس میں کرپشن برداشت نہیں کی جائے گی۔ دونوں سب انسپکٹروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور تھانہ انچارج کے کردار کی بھی تفتیش کی جا رہی ہے۔ پولیس کی ٹیمیں مفرور سب انسپکٹروں کی گرفتاری کے لیے ممکنہ ٹھکانوں پر چھاپے مار رہی ہیں۔

ریٹائرڈ انسپکٹر کی بیوی کے ساتھ خودکشی

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے میرٹھ ضلع کے گنگا نگر تھانہ علاقے میں ایک ریٹائرڈ انسپکٹر اور اس کی بیوی کی خودکشی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ رکشا پورم کالونی میں رہنے والے ریٹائرڈ سب انسپکٹر للو سنگھ اور ان کی اہلیہ کی لاشیں بدھ کی صبح ان کے گھر میں پھندے سے لٹکی ہوئی پائی گئیں۔ ہمیشہ کی طرح، جب گھریلو ملازمہ ریکھا صبح کام کے لیے گھر پہنچی تو اس نے دروازہ کھلا پایا۔ جب وہ صفائی کرنے کمرے میں داخل ہوئی تو للو سنگھ اور اس کی بیوی کو پنکھے سے لٹکتے دیکھ کر چیخ پڑی۔ ریکھا کے رونے کی آواز سن کر آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے اور پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اسٹیشن آفیسر انوپ سنگھ پولیس ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے، لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق واقعہ پہلی نظر میں خودکشی کا لگتا ہے تاہم گھر کے دروازے کھلے ہونے اور خودکشی کی غیر واضح وجہ کئی سوالات کو جنم دیتی ہے۔

پردھان بننے کی خواہش میں فحش رقص کا اہتمام، 10 افراد پر مقدمہ، دو گرفتار

لکھنؤ/سہارنپور (ایجنسی):
اتر پردیش کے ضلع سہارنپور ضلع کے فتح پور علاقے کے گاؤں دتولی مغل میں ایک نوجوان کو فحش رقص میں ملوث ہونا مہنگا پڑ گیا۔ فحش رقص کا ویڈیو وائرل ہونے پر پولیس حرکت میں آ گئی۔ فوری طور پر 10 افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے دو ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ جیسے ہی اس ڈانس اور فحش حرکات کا ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تو ہنگامہ برپا ہو گیا۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ یہ تقریب گاؤں میں پنچایت الیکشن کے موقع پر منعقدہ کی گئی۔
سی او صدر منیش چندرا نے بتایا کہ یہ واقعہ 10 فروری 2026 کو پیش آیا۔ دتولی مغل گاؤں میں ایک عوامی تقریب میں فحش رقص کیا گیا۔ وائرل ویڈیو کی بنیاد پر پولیس فحش رقص کے ذمہ دار لوگوں کی شناخت کرنے کا کام کر رہی ہے۔ فی الحال پولیس نے جائے وقوع پر چھاپہ مار کر ویڈیو میں نظر آنے والے دو افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار کیے گئے دو ملزمان نوشاد اور گلفام ساکن دتولی مغل، فتح پور تھانہ سہارنپور کے رہائشی ہیں۔ سی او منیش چندرا کے مطابق، ملزم کے خلاف فتح پور پولیس اسٹیشن میں آئی پی سی کی دفعہ 296، 223، اور 126 (2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ دونوں کو عدالت میں پیش کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ وائرل ویڈیو میں واضح طور پر بار گرلز کو گاؤں کے وسط میں ایک تقریب میں ڈانس کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور وہاں موجود کچھ لوگ ان کے ساتھ فحش حرکات کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔